کامیابی کی راہیں

(حصہ سوم)

زیرِ اہتمام: مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

فہرست عناوین

نصاب قمراطفال (حصہ اوّل)

11 تا 12 سال کیلئے

1۔نماز باترجمہ مکمل (حصہ اوّل میں دیکھیں)

2۔نماز عیدین و مسائل

3۔قرآن کریم ناظرہ مکمل

4۔قرآن کریم پارہ نمبر ۳۰۔سورۃ التکاثر۔العصر۔ہمزہ مع ترجمہ یاد کرنا۔

5۔صحاح ستہ

6۔چہل احادیث۔حدیث نمبر ۳۱ تا ۴۰ مع ترجمہ

7۔تاریخ احمدیت ۱۹۱۴ء تا ۱۹۳۹ء

8۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

9۔صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

10۔اللہ تعالیٰ کے بیس صفاتی نام یاد کرنا

11۔عربی قصیدہ سے شعر نمبر ۴۱ تا ۵۵ ترجمہ کے ساتھ

12۔مجلس کے آداب

13۔ماں باپ کی اطاعت

14۔نظمیں

(i) محمود کی آمین

(ii) تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم

(iii) نونہالانِ جماعت

نمازِ عیدین

ماہ رمضان گذرنے پر یکم شوال کو روزوں کی برکات حاصل کرنے اور روزوں کی توفیق پانے کی خوشی میں عیدالفطر اور دسویں ذوالحجہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں عیدالاضحیہ منائی جاتی ہے۔نمازِ عید کا اجتماع ایک رنگ میں مسلمانوں کی ثقافت اور دینی عظمت کا مظہر ہوتا ہے اس میں مرد، عورت، بچے سبھی شامل ہوتے ہیں۔

عید کے دن نہا کر عمدہ لباس پہنا جائے۔خوشبو لگائی جائے اچھا کھانا تیار کیا جائے۔ عیدالفطر ہو تو عید کی نماز کیلئے جانے سے پیشتر مساکین اور غرباء کے لئے فطرانہ ادا کیا جائے۔ خود بھی کچھ کھا پی کر عید کی نماز کے لئے جائیں۔لیکن اگر قربانی کی عید ہو تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد واپس آ کر کھانا زیادہ پسندیدہ ہے۔اسی طرح عید کی نماز کے لئے آنے اور جانے کا راستہ مختلف ہو تو پسندیدہ اور زیادہ ثواب کا موجب ہے۔دونوں عیدوں پر عید کی دو رکعت نماز کسی کھلے میدان یا عیدگاہ میں زوال سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔عید کی نماز باجماعت ہی پڑھی جاسکتی ہے۔اکیلے جائز نہیں۔نماز عید کی پہلی رکعت میں ثناء کے بعد اور تعوّذ سے پہلے امام سات تکبیریں بلند آواز سے کہے۔امام اور مقتدی دونوں ہی تکبیرات کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور کھلے چھوڑ دیں۔آخری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر سورہ فاتحہ اور قرآن کریم کا کوئی حصہ اونچی آواز سے پڑھ کر پہلی رکعت مکمل کی جائے۔پھر دوسری رکعت مکمل ہونے پر تشہد، درود شریف اور مسنون دعا کے بعد سلام پھیرا جائے۔اس کے بعد امام خطبہ پڑھے۔جمعہ کی طرح عید کے بھی دو خطبے ہوتے ہیں۔اگر عید کی نماز پہلے دن زوال سے پہلے نہ پڑھی جاسکے تو عید الفطر دوسرے دن اور عیدالاضحیہ تیسرے دن تک زوال سے پہلے پڑھی جاسکتی ہے۔

دونوں عیدوں کی نماز ایک جیسی ہے۔فرق صرف یہ ہے کہ بڑی عید کی نماز ختم ہونے کے بعد امام اور مقتدی کم از کم تین بار بلند آواز سے تکبیرات کہیں۔اسی طرح نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک باجماعت فرض نماز کے بعد بآواز بلند یہی تکبیرات کہی جائیں۔

یہ تکبیرات مندرجہ ذیل ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کیلئے سب تعریفیں ہیں۔

نوٹ: عیدین کی نماز کیلئے آتے اور واپس جاتے ہوئے یہ تکبیرات بلند آواز سے کہنا مسنون ہے۔

سورۃ التکاثر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۝۲

تمہیں غافل کر دیا ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی دوڑ نے۔

حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۳

یہاں تک کہ تم نے مقبروں کی بھی زیارت کی۔

کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۴

خبردار! تم ضرور جان لوگے۔

ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۵

پھر خبردار! اگر تم یقینی علم کی حد تک جان لو۔

کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ۝۶

خبردار! اگر تم یقینی علم کی حد تک جان لو۔

لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ۝۷

تو ضرور جہنم کو دیکھ لوگے۔

ثُمَّ لَتَرَوُنَّھَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ ۝۸

پھر تم ضرور اُسے آنکھوں دیکھے یقین کی طرف دیکھو گے۔

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۝۹

پھر اس دن تم نازونعم کے متعلق ضرور پوچھے جاؤ گے۔

سورۃ العصر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے

وَالْعَصْرِ ۝۲

زمانے کی قسم۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝۳

یقیناً انسان ایک بڑے گھاٹے میں ہے۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝۴

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور حق پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی اور صبر پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔

سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے

وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِ ۝۲

ہلاکت ہو ہر غیبت کرنے والے سخت عیب جُو کیلئے۔

الَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ ۳

جس نے مال جمع کیا اور اس کا شمار کرتا رہا۔

یَحۡسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخۡلَدَہٗ ۴

وہ گمان کیا کرتا تھا کہ اُس کا مال اُسے دوام بخش دے گا۔

کَلَّا لَیُنۡۢبَذَنَّ فِی الۡحُطَمَۃِ ۵

خبردار! وہ ضرور حُطَمَہ میں گرایا جائے گا۔

وَمَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحُطَمَۃُ ۶

اور تجھے کیا بتائے کہ حُطَمَہ کیا ہے؟

نَارُ اللّٰہِ الۡمُوۡقَدَۃُ ۷

وہ اللہ کی آگ ہے بھڑکائی ہوئی۔

الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَۃِ ۸

جو دلوں پر لپکے گی۔

اِنَّہَا عَلَیۡہِمۡ مُّؤۡصَدَۃٌ ۹

یقیناً وہ اُن کے خلاف بند رکھی گئی ہے۔

فِیۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ ۱۰

ایسے ستونوں میں جو کھینچ کر لمبے کئے گئے ہیں۔

☆☆☆

صِحَاحِ سِتَّہ

احادیث کی صحت کے اعتبار سے محدثین نے حدیث کی درج ذیل چھ کتابوں کو دیگر کتب احادیث سے زیادہ مستند اور معتبر قرار دیا ہے۔ ان چھ کتب کو صحاح ستّہ (یعنی چھ صحیح کتابیں) کہتے ہیں۔ ان کا درجہ قریباً درج ذیل ترتیب کے مطابق سمجھا جاتا ہے۔

1۔ صحیح بخاری مرتبہ حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ

(ولادت ۱۹۴ ہجری وفات ۲۵۶ ہجری)

حضرت امام بخاری کی یہ کتاب حدیث کی تمام کتابوں میں سے سب سے زیادہ صحیح اور سب سے زیادہ مستند سمجھی جاتی ہے اور حضرت امام بخاریؒ کی صحیح بخاری کا نام **اَصَحُّ الۡکِتَابِ بَعۡدَ کِتَابِ اللّٰہِ** (یعنی کتاب اللہ کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب) مشہور ہو گیا ہے۔

2۔ صحیح مسلم مرتبہ حضرت امام مسلم بن حجاجؒ نیشاپوری

(ولادت ۲۰۴ ہجری وفات ۲۶۱ ہجری)

ان کی کتاب نہایت عمدہ اور قابل اعتماد مجموعہ سمجھی گئی ہے اکثر محدثین صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو صحیحین کہتے ہیں۔

3۔ جامع ترمذی مرتبہ حضرت امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰؒ ترمذی

(ولادت ۲۰۹ ہجری وفات ۲۷۹ ہجری)

آپ حضرت امام بخاریؒ کے شاگرد تھے۔ ان کا مجموعہ احادیث بھی نہایت اعلیٰ مقام پر مانا گیا ہے۔

4۔ سنن ابوداؤد: مرتبہ حضرت امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانیؒ

(ولادت ۲۰۲ ہجری وفات ۲۷۵ ہجری)

فقہی مسائل کی تدوین میں انہیں بہت ارفع مقام حاصل ہے۔

5۔ سنن النسائی: مرتبہ حضرت امام حافظ احمد بن شعیب النسائیؒ

(ولادت ۲۱۵ ہجری وفات ۳۰۶ ہجری)

6۔ سنن ابن ماجہ مرتبہ حضرت امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینیؒ

(ولادت ۲۰۹ ہجری وفات ۲۷۵ ہجری)

احادیث

(چہل احادیث سے حدیث نمبر 31 تا 40)

حدیث	ترجمہ
31. تَرْکُ الدُّعَاءِ مَعْصِیَةٌ	دعا چھوڑ بیٹھنا گناہ ہے
32. لَا الْمَهْدِیُّ اِلَّا عِیْسٰی	عیسی کے سوا کوئی اور مہدی نہیں
33. کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَ اِمَامُکُمْ مِّنْکُمْ	تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے اور وہ تم میں سے ہی تمہارے امام ہوں گے۔
34. اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ	آدمی اس کو ساتھی بناتا ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو۔
35. مَاهَلَکَ امْرُءٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ	وہ آدمی ہرگز ذلیل وخوار نہیں ہوتا جس نے اپنی حقیقت پہچان لی۔
36. اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ	گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہوتا ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔
37. قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰی	مونچھیں ترشوایا کرو (یعنی چھوٹی رکھا کرو) اور داڑھیاں چھوڑا کرو (یعنی منڈوایا نہ کرو)
38. اِنَّ جِبْرِیْلَ اَخْبَرَنِیْ اِنَّ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ عَاشَ عِشْرِیْنَ وَمِائَةَ سَنَةٍ	حضرت جبریلؑ نے مجھے خبر دی کہ عیسیٰ ابن مریم ایک سو بیس سال زندہ رہے۔
39. خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ	تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو قرآن مجید سیکھتا اور پھر اسے دوسروں کو سکھاتا ہے۔
40. اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ	اپنی اولاد کی عزت کرو اور اچھے رنگ میں ان کی تربیت کرو۔

تاریخ احمدیت

(دورِ خلافت ثانیہ 1914ء تا 1939ء)

۱۹۱۴

۱۷ مارچ: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مسجد اقصیٰ قادیان میں درس القرآن کا آغاز فرمایا۔

۲۰ مارچ: دورِ خلافت کا پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۔ مارچ: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک زبردست اشتہار شائع ہوا۔ ''کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے''

۱۰۔ اپریل: خلافت ثانیہ میں صدر انجمن احمدیہ کا پہلا اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی صدارت میں ہوا۔

۱۲۔ اپریل: اس دور کی پہلی مجلس شوریٰ ہوئی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ''منصب خلافت'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

اپریل: لندن میں احمدیہ مشن ہاؤس کا مستقل صورت میں قیام ہوا۔

جون: نظام دکن کو دعوت حق کی خاطر ''تحفۃ الملوک'' شائع فرمائی۔

۲۶ تا ۲۹ دسمبر: قدرتِ ثانیہ کے دوسرے دور کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ حضور کی تقاریر برکاتِ خلافت کے عنوان سے شائع ہوئیں۔

۱۹۱۵ء

۱۴۔ مارچ: حضرت صوفی غلام محمدؓ صاحب نے سیلون میں احمدیہ مشن قائم کیا۔

۱۵ جون: حضرت صوفی غلام محمدؓ صاحب نے ماریشس میں احمدیہ مشن قائم کیا۔

۷۔ اکتوبر: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب کے دورِ خلافت میں مرکز سے پہلا اخبار ''فاروق'' حضرت میر قاسم علی صاحب کی ادارت میں جاری ہوا۔

دسمبر: حضورؓ کی بیان فرمودہ قرآن کریم کے پہلے پارہ کی تفسیر اردو اور انگریزی میں شائع ہوئی۔

۱۹۱۶ء

اگست: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے صحیح مسلم کا درس عام جاری فرمایا۔

نومبر: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب شائع ہوئی۔

دسمبر: قادیان میں منارۃ المسیح کی تکمیل ہوئی۔ قادیان میں مستقل مرکزی ''صادق لائبریری'' قائم ہوئی اسی سال حضورؓ نے خواتین کے لئے تبلیغی فنڈ کی پہلی تحریک فرمائی۔

۱۹۱۷ء

۱۲۔ مارچ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ''زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار'' روس میں زارِ روس کے متعلق پوری ہوئی۔

۲۱ جون: قادیان میں نور ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا گیا تکمیل ستمبر میں ہوئی۔

۷ دسمبر: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے زندگی وقف کرنے کی پہلی تحریک فرمائی۔ سیلون احمدیہ مشن سے ہفتہ وار The Message جاری ہوا۔

۱۹۱۸ء

یکم مارچ: حضورؓ کے دفتر میں ڈاک کا مستقل صیغہ پہلی بار قائم کیا گیا۔ پہلے افسر ڈاک حضرت مولوی عبدالرحیمؓ صاحب نیر مقرر ہوئے۔

دسمبر: حضور نے جنگِ عظیم میں کام آنے والے مسلمانوں کے بچوں کی تعلیم کے فنڈ میں ۵ ہزار روپیہ دیا۔ اسی سال انفلوئنزا کی وبا پھیل جانے پر حضورؓ کے ارشاد کے ماتحت جماعت احمدیہ نے حیرت انگیز طبی خدمات سرانجام دیں۔

۱۹۱۹ء

یکم جنوری: حضورؓ نے صدر انجمن احمدیہ میں نظارتوں کا نظام قائم فرمایا۔

۲۶۔ فروری: حضورؓ نے حبیبیہ ہال لاہور میں ''اسلام میں اختلافات کا آغاز'' کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

مئی: حضورؓ نے ہندوستان میں سول نافرمانی کی تحریک اور اس کے نتائج سے متعلق مسلمانانِ ہند کی راہنمائی فرمائی۔

جون: قادیان میں یتیم خانہ قائم کیا گیا۔

۳۰ ستمبر: حضورؓ نے آل انڈیا مسلم کانفرنس کیلئے ''ترکی کا مستقبل اور مسلمانوں کا فرض'' کے موضوع پر کتابچہ تصنیف فرمایا۔

۱۹۲۰ء

۱۵۔ فروری: حضورؓ نے بریڈلا ہال میں ''مستقبل میں امن کا قیام اسلام سے وابستہ ہے'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

۱۵۔ فروری: حضرت مفتی محمد صادقؓ صاحب امریکہ میں مشن قائم کرنے کیلئے فلاڈلفیا کی بندرگاہ پر اترے مگر شہر میں آپ کو جانے سے روک دیا گیا تاہم مئی میں دعوت الی اللہ کے لئے شہر داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔

۱۰۔ اپریل: حضورؓ نے سیالکوٹ میں ''احمدیہ ہال'' کی بنیاد رکھی۔

۱۱۔اپریل: سیالکوٹ میں ''دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا'' کے موضوع پر حضورؓ کا خطاب۔

۷۔جون: حضورؓ نے مسجد احمدیہ لندن کے لئے چندہ کی تحریک کی اور ۹ستمبر کو زمین خرید کر لی گئی۔

۲۱۔جون: پہلی یادگار مبلغین کلاس جاری ہوئی۔

جون: حضورؓ نے مشہور نظم ''نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے''، لکھی۔

۱۹۲۱ء

۱۹فروری: حضرت مولانا عبدالرحیم نیرؓ صاحب نے سیرالیون میں احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی۔

۲۸۔فروری: حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ غانا میں احمدیہ مشن قائم کرنے کیلئے پہنچے۔

۸۔اپریل: حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ نے نائیجیریا میں احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی۔

دسمبر: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ''تحفہ شہزادہ ویلز'' تصنیف فرمائی۔

اسی سال حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے شکاگو (امریکہ) میں احمدیہ مشن قائم کیا۔

۱۹۲۲ء

۱۸ فروری: مصر میں احمدیہ مشن قائم کرنے کیلئے شیخ محمود احمد صاحب عرفانی قادیان سے روانہ ہوئے۔

۲۷ فروری: جماعت احمدیہ کے وفد نے حضورؓ کی تصنیف ''تحفہ شہزادہ ویلز'' لاہور میں ایڈورڈ ہشتم کو پیش کی۔ یہ کتاب اُنہی کیلئے لکھی گئی تھی۔

۱۵،۱۶۔اپریل: جماعت احمدیہ کی مستقل طور پر پہلی مجلس شوریٰ قادیان میں منعقد ہوئی۔

۲۵۔دسمبر: حضورؓ نے احمدی عورتوں کی تنظیم لجنہ اماءاللہ کی بنیاد رکھی۔

۱۹۲۳ء

۷ مارچ: حضورؓ نے تحریک شدھی کے خلاف جہاد کا اعلان فرمایا۔(ہندوؤں کی شاخ آریہ

نے مسلمانوں کو ہندو بنانے کیلئے تحریک شدھی شروع کی تھی)

۱۲ مارچ: حضورؓ نے مجاہدین کا پہلا وفد تحریک شدھی کے علاقے میں روانہ فرمایا۔ستمبر میں آریوں نے جماعت احمدیہ کے زبردست دفاع سے مجبور ہو کر تحریک شدھی بند کرنے کا اعلان کر دیا۔

۱۸ دسمبر: محترم ملک غلام فرید صاحب جرمنی میں احمدیہ مشن قائم کرنے کیلئے برلن پہنچے۔ اسی سال جرمنی میں احمدیہ بیت الذکر کے لئے جماعت نے ایک لاکھ روپیہ فراہم کیا گیا۔

۱۹۲۴ء

۲۴مئی: حضورؓ نے ''احمدیت'' پر کتاب لکھنی شروع کی۔ یہ کتاب ۶ جون کو مکمل ہوئی۔

۱۲ جولائی: حضورؓ اپنے پہلے سفرِ یورپ پر قادیان سے روانہ ہوئے۔

۱۷۔اگست: حضورؓ نے اٹلی کے وزیراعظم مسولینی سے ملاقات کی۔

۲۲ اگست: حضورؓ نے پہلی دفعہ لندن میں ورود فرمایا۔

۲۳ستمبر: ویمبلے کانفرنس میں حضورؓ کا مضمون ''احمدیت'' حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے پڑھا۔

۱۶۔اکتوبر: ایران میں احمدیہ مشن قائم ہوا۔

۱۹۔اکتوبر: حضورؓ نے مسجد فضل لندن کی بنیاد رکھی۔

۲۴ نومبر: حضورؓ پہلے سفر یورپ کے بعد قادیان واپس تشریف لائے۔

۱۰ دسمبر: مولوی ظہور حسین صاحب تبلیغ کیلئے روس میں داخل ہوئے۔اسی سال حضورؓ نے امیر امان اللہ خان شاہ افغانستان پر اتمامِ حجت کیلئے ''دعوۃ الامیر'' شائع فرمائی۔

١٩٢٥ء

١٠ فروری: حضورؓ نے ایک لاکھ روپے کے چندہ خاص کی تحریک فرمائی۔

١٧ مارچ: حضورؓ نے مدرسہ خواتین کی بنیاد رکھی۔

١٧ جولائی: حضرت مولانا جلال الدینؓ صاحب شمس اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہؓ صاحب شام میں احمدیہ مشن قائم کرنے کیلئے دمشق پہنچے۔

ستمبر: حضرت مولوی رحمت اللہؓ صاحب نے انڈونیشیا میں احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی۔

اکتوبر: کلکتہ سے ماہوار رسالہ ''احمدی'' بنگلہ زبان میں جاری ہوا۔

١٩٢٦ء

٢٩ جنوری: قادیان میں پہلی بار ایک جلسہ میں ٢٤ زبانوں میں تقریریں کی گئیں۔

جنوری: قادیان میں تارگھر کا افتتاح ہوا۔ پہلا تار حضوؓر کی طرف سے ہندوستان کی بعض مشہور جماعتوں کے نام تھا۔

یکم مئی: قادیان میں غرباء اور یتامیٰ کے لئے دارُالشیوخ قائم کیا گیا۔

٢٢ مئی: حضورؓ نے قصرِ خلافت کی بنیاد رکھی۔

٢٦ مئی: قادیان سے ''احمدیہ گزٹ'' جاری ہوا۔

٣۔ اکتوبر: سر شیخ عبدالقادر صاحب نے مسجد فضل لندن کا افتتاح کیا۔

نومبر: حضورؓ نے بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کیلئے انجمن انصاراللہ قائم فرمائی۔

١٥ دسمبر: لجنہ اماء اللہ کے تحت رسالہ ''مصباح'' شائع ہونا شروع ہوا۔

دسمبر: قادیان سے انگریزی اخبار ''سن رائز'' جاری ہوا۔

دسمبر: احمدی مستورات کے سالانہ جلسہ کا آغاز ہوا۔

١٩٢٧ء

مئی: حضورؓ نے مسلمانانِ ہند کی ترقی و بہبود کیلئے وسیع پیمانے پر جدوجہد کا آغاز کیا۔

جون: حضورؓ نے ''رنگیلا رسول'' اور ''ورتمان'' امرتسر کی توہینِ اسلام کے خلاف زبردست احتجاج فرمایا۔

جولائی: حضورؓ نے لاوارث عورتوں اور بچوں کی خبرگیری کیلئے تحریک فرمائی۔

١٦ ستمبر: قادیان میں امۃ الحئی لائبریری کا افتتاح ہوا۔

٢٠ دسمبر: شام میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ اسی سال جلسہ سالانہ پر حضوؓر کی حفاظت کا پہلی بار خاص انتظام کیا گیا۔ اسی سال حضورؓ نے ٢٥ لاکھ روپے کا ریزرو فنڈ قائم کرنے کی تحریک فرمائی۔

١٩٢٨ء

٢٠ مئی: حضورؓ نے جامعہ احمدیہ کا افتتاح فرمایا۔

١٧ جون: حضوؓر کی تحریک پر ہندوستان کے طول و عرض میں پہلا عظیم الشان یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔

١٩ دسمبر: قادیان میں ریل گاڑی پہلی دفعہ پہنچی۔ حضوؓر کثیر احباب سمیت امرتسر سے اسی گاڑی پر قادیان آئے۔

١٩٢٩ء

٥ جون: حضوؓر کشمیر تشریف لے گئے اور اہل کشمیر کو اخلاقی، ذہنی اور روحانی تغیر پیدا کرنے کی دعوت دی۔

١٩٣٠ء

١٧ جنوری: حضورؓ نے ''ندائے ایمان'' کے نام سے اشتہارات کا مفید سلسلہ شروع فرمایا۔

دسمبر: حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمدؓ صاحب ابن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ اسی سال سے لجنہ اماء اللہ کو مجلس شوریٰ میں نمائندگی کا حق دیا گیا۔ اسی سال بہت سے سیاسی معاملات میں حضورؓ نے مسلمانوں کی راہ نمائی

فرمائی اور سیاسی حلقوں میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔

۱۹۳۱ء

فروری: مولانا رحمت علی صاحب نے جاوا میں احمدیہ مشن قائم کیا۔

۲۷ مارچ: حضورؓ نے ''تحفہ لارڈ ارون'' تصنیف فرمائی جو ۱۸ اپریل کو وائسرائے ہند لارڈ ارون کو پیش کی گئی۔

۳۔ اپریل: مولانا جلال الدین صاحب شمس نے کبابیر میں فلسطین کی پہلی احمدیہ بیت ''سیدنا محمود'' کا سنگِ بنیاد رکھا۔

۱۶ جون: حضورؓ نے الفضل میں آزادیٔ کشمیر کے متعلق ایک سلسلہ مضامین کا آغاز فرمایا۔

۲۵ جولائی: حضورؓ کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا صدر منتخب کیا گیا۔

۱۴۔ اگست: حضورؓ کی تحریک پر ہندوستان کے طول وعرض میں ''یوم کشمیر'' منایا گیا۔

۱۹۳۲ء

۵ فروری: حضورؓ نے مسلمانانِ کشمیر کیلئے ایک پائی فی روپیہ چندہ دینے کی تحریک فرمائی۔

۲۶ جولائی: قادیان میں حضورؓ اور چند ناظران کے دفاتر میں ٹیلیفون لگا۔

۸۔ اکتوبر: ہندوستان کے طول وعرض میں حضورؓ کی تحریک پر پہلا یوم دعوت الی اللہ منایا گیا۔

۲۲۔ اکتوبر: ہندوستان سے باہر پہلی بار جماعت احمدیہ کی خدماتِ دینیہ کا مصری پریس نے اقرار کیا۔

۱۹۳۳ء

یکم جنوری: حضورؓ نے ہوائی جہاز میں پہلی بار پرواز کی۔

۲۳ اپریل: قائداعظم محمد علی جناح نے مسجد فضل لندن میں تقریر فرمائی۔

۲۳ جولائی: حضورؓ نے اردو سیکھنے کیلئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب پڑھنے کی تحریک کی۔

۸ نومبر: حضرت بانی سلسلہ کی پیشگوئی ''آہ نادرشاہ کہاں گیا'' افغانستان میں پوری ہوئی۔

۳ دسمبر: فلسطین کی پہلی احمدیہ مسجد ''سیدنا محمود'' کا افتتاح ہوا۔

۱۹۳۴ء

۴ جنوری: حضورؓ نے تربیت واصلاح کی خاطر ایک اہم تحریک ''تحریک سالکین'' کے نام سے جاری فرمائی۔ یہ تحریک ۳ سال کے لئے تھی۔

۷۔ اپریل: حضورؓ نے مسجد فضل (لائلپور) فیصل آباد کا افتتاح فرمایا۔

۴۔ اگست: حضورؓ کی ہدایت پر مسلمانان کشمیر کے حقوق ومفادات کی حفاظت کرنے کیلئے سری نگر کشمیر سے سہ روزہ ''اصلاح'' جاری کیا گیا۔

۱۳، ۱۴۔ اکتوبر: لیگوس (نائیجیریا) میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

۲۱، ۲۲۔ اکتوبر: قادیان میں احرار کی کانفرنس قادیان کے قریب موضع رجادہ میں منعقد ہوئی۔

۲۳ نومبر: تحریک جدید کے اجراء کا اعلان فرمایا۔

۲۷ نومبر: نیروبی (کینیا) میں مستقل احمدیہ مشن کا قیام ہوا۔

۱۹۳۵ء

جنوری: حضورؓ نے تحریک جدید کا مستقل دفتر قائم کیا۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پہلے انچارج تحریک جدید بنے۔

فروری: ہندوستان سے باہر سب سے پہلے بلادِ عربیہ کے احمدیوں نے تحریک جدید پر لبیک کہتے ہوئے جماعت فلسطین کی طرف سے چارسوشلنگ کے وعدے موصول کئے۔

۲ مارچ: برما میں احمدیہ مشن کا قیام ہوا۔

یکم مئی: ۲۵ تا ۳۰۔ اپریل ۱۹۳۶ء: تحریک جدید کا پہلا بجٹ ۶۱۷۸۲ روپے کا تھا۔

۶ مئی: تحریک جدید کے تحت ۳ مبلغین کا پہلا قافلہ قادیان سے بیرون ملک روانہ ہوا۔

۹مئی: حضورؓ پہلے سفر سندھ پر روانہ ہوئے۔

۲۷مئی: ہانگ کانگ میں احمدیہ مشن کا قیام ہوا۔

مئی: سنگاپور میں احمدیہ مشن کا قیام ہوا۔

۴جون: جاپان میں احمدیہ مشن کا قیام ہوا۔

دسمبر: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا مجموعہ ''تذکرہ'' پہلی دفعہ شائع ہوا۔

۱۹۳۶ء

جنوری: ارجنٹائن میں احمدیہ مشن کا قیام ہوا۔

۲۱فروری: بوڈاپسٹ میں احمدیہ مشن کا قیام ہوا۔تحریک جدید کے تحت یہ یورپ میں پہلا احمدیہ مشن تھا۔

۱۰مارچ: ملک محمد شریف صاحب گجراتی اسپین میں احمدیہ مشن قائم کرنے کے لئے میڈرڈ پہنچے۔

۲۸مارچ: قادیان میں پہلا اجتماعی وقارِ عمل ہوا۔

اپریل: البانیہ میں مولوی محمد الدین صاحب نے احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی۔اسی سال یوگوسلاویہ میں احمدیہ مشن قائم ہوا۔

۱۹۳۷ء

جنوری: سنگاپور میں پہلے فرد حاجی جعفر صاحب احمدیت میں داخل ہوئے۔

۱۳۔اکتوبر: سیرالیون میں احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی گئی۔

۲۶نومبر: تحریک جدید کے پہلے ۳سال کے اختتام پر حضورؓ نے اسے مزید سات سال کے لئے بڑھانے کا اعلان فرمایا اور یہ پہلا دس سالہ دور دفتر اوّل کے نام سے موسوم کیا گیا۔

دسمبر: حضورؓ نے تحریک جدید کے پہلے ۱۹ مطالبات میں مزید ۵ مطالبات شامل کئے۔اسی سال اٹلی اور پولینڈ میں دعوتِ حق کی کوششوں کا منظم آغاز ہوا۔

۱۹۳۸ء

۷۔جنوری: حضورؓ نے پہلی بار مسجد اقصیٰ قادیان میں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ خطبہ ارشاد فرمایا۔

۳۱جنوری: حضورؓ نے مجلس خدام الاحمدیہ قائم کی۔۴فروری کو اس کا نام رکھا۔

۱۲۔اپریل: حضورؓ نے مسجد اقصیٰ کی توسیع کیلئے نئے حصہ کا سنگ بنیاد رکھا۔

یکم اکتوبر: ایک رؤیا کی بناء پر حضورؓ کا سفر حیدر آباد دکن شروع ہوا۔ یہی سفر ''سیر روحانی'' کے علمی مضمون کا باعث بنا۔

۲۵دسمبر: مجلس خدام الاحمدیہ کے پہلے اجتماع (منعقدہ مسجد النور قادیان) سے حضورؓ کا خطاب۔

۲۸دسمبر: حضورؓ نے سیر روحانی کے عنوان سے پُر معارف علمی لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا۔

۱۹۳۹ء

فروری: حضورؓ نے احمدی بچیوں کی تنظیم مجلس ناصرات الاحمدیہ قائم فرمائی۔

فروری: مسجد فضل لندن میں شاہ فیصل سمیت دوسرے مسلم سیاسی عمائدین ایک جلسہ میں شامل ہوئے۔

۳دسمبر: دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پہلا یوم پیشوایانِ مذاہب نہایت جوش وخروش سے منایا گیا۔

۲۸دسمبر: حضورؓ کی خلافت کے ۲۵ سال پورے ہونے پر جوبلی کی تقریب قادیان میں منائی گئی۔جلسہ پر حضورؓ نے پہلی دفعہ لوائے احمدیت لہرایا پھر لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا اور پھر زنانہ جلسہ گاہ میں لجنہ اماء اللہ کا جھنڈا لہرایا۔خدام الاحمدیہ کا علم انعامی پہلی دفعہ کیرنگ اڑیسہ نے حاصل کیا۔جلسہ خلافت جوبلی پر جماعت احمدیہ نے ۳لاکھ روپیہ حضورؓ کی خدمت میں پیش کیا۔اسی سال قرآن کریم کے گورمکھی اور ہندی تراجم کی اشاعت ہوئی۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

اَصحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِم اقْتَدَیْتُم اِھْتَدَیْتُم ۔ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ ان میں سے جس کی بھی تم پیروی کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔

نوٹ: آنحضرت ﷺ کا صحابی وہ ہے جس نے آپ کو دیکھا آپ پر ایمان لایا اور پھر اس نے آپ ﷺ کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل کیا اور ایمان کی حالت میں فوت ہوا۔ انہی اصحاب سے متعلق قرآن مجید میں آتا ہے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند مشہور صحابہؓ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حبشی غلام تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو ابتداء میں ہی آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی۔ جب وہ اسلام لائے تو انہیں قسم قسم کے عذاب دیئے جانے لگے تا وہ ان تکالیف کی تاب نہ لا کر اپنے دین سے پھر جائیں۔ جو شخص حضرت بلالؓ کو زیادہ عذاب دیتا تھا وہ ان کا آقا اُمَیّہ تھا۔ وہ آپؓ کو تپتی ہوئی ریت پر لٹا دیتا اور آپؓ کے اُوپر پتھر اور کھال ڈال کر کہتا کہ تمہارے رب لات وعُزّٰی (دو بتوں کے نام) ہیں۔ تم بھی ان کا اقرار کرو لیکن آپؓ اَحد اَحد ہی کہتے چلے جاتے۔ حضرت بلالؓ کی حالتِ زار کی خبر رسول اللہ ﷺ کو برابر پہنچتی تھی اور آپ کا دل ان

کی تکالیف سن کر سخت مضطرب اور بے چین رہتا۔ آخر ایک روز آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر ہمارے پاس کچھ ہوتا تو ہم بلال کو آزاد کروا لیتے۔ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت ﷺ کا ارشاد سُنا۔ فوراً اُٹھے اور جا کر اُمَیّہ سے بلالؓ خرید کر آزاد کر دیئے۔ جب مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم ہوا تو دوسرے صحابہؓ کی طرح آپ بھی مدینہ پہنچ گئے۔ مدینہ پہنچ کر بھی ان کے دل سے مکہ کی یاد محو نہ ہوئی۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ انہیں مکہ سے کس قدر محبت تھی۔

حضرت بلالؓ کی آواز بہت بلند اور دلکش تھی ہجرت کے بعد جب اذان کا سلسلہ شروع ہوا تو سب سے پہلے یہ خدمت حضرت بلالؓ کے سپرد کی گئی۔ اس طرح اسلام کا سب سے پہلا مُؤَذِّن ہونے کا شرف آپؓ کو حاصل ہوا، مگر آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد آپؓ نے اذان دینا چھوڑ دی تھی۔ ۱۶ ہجری میں جب خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ نے شام کا سفر کیا تو اس موقعہ پر حضرت عمرؓ کی شدید خواہش کے پیش نظر آپؓ سے اذان دینے کی درخواست کی گئی جسے آپ نے منظور فرما لیا۔ جونہی یہ خبر مشہور ہوئی کہ حضرت بلالؓ صبح کی اذان دیں گے تو تمام لشکر پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی اور ہر شخص دیوانہ وار مسجد کی طرف بھاگنے لگا کیونکہ ایک لمبے عرصہ کے بعد انہیں حضرت بلالؓ کی زبان سے اذان سننے کی سعادت نصیب ہو رہی تھی۔ جب آپؓ نے اذان دینی شروع کی تو سب صحابہؓ کو آنحضرت ﷺ کا زمانہ یاد آ گیا۔

حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

حضرت طلحہؓ ان دس مبارک صحابہؓ میں شامل تھے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری سنا دی تھی۔ ان دس صحابہؓ کو عشرہ مُبشرہ کہتے ہیں۔

حضرت طلحہؓ بڑے بہادر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے۔ جنگِ اُحد میں جب کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تیر برسا رہے تھے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کے لئے کئی تیر اپنے بدن پر لئے اور اسی کوشش میں ان

کا ایک ہاتھ ہمیشہ کیلئے بیکار ہوگیا۔ چنانچہ جب بعد میں صحابہؓ آپؓ سے پوچھا کرتے تھے کہ اے طلحہ! جب تم دشمن کے تیر اپنے ہاتھوں سے روکتے تھے تو درد نہیں ہوتا تھا؟ حضرت طلحہؓ جواب دیتے میرے دوستو! تکلیف کیوں نہیں ہوتی تھی۔ درد ہوتا تھا اور شدید ہوتا تھا۔ مگر میں ایک لمحہ کے لئے بھی اپنا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخِ مبارک کے سامنے سے ہٹانا برداشت نہیں کرتا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اگر میں نے ہاتھ ذرا بھی ہٹایا تو تیر سیدھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جا لگے گا اور میں یہ بات کیونکر گوارا کرسکتا تھا۔

اللہ! اللہ!! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فدائیت میں بہادری اور جرأت کا کیسا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ تیروں سے اپنا ہاتھ چھلنی کرالیا، مگر اُف تک نہ کی۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی آپ نے بہت سے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

آپ کا اصل نام عمیر تھا۔ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ کو ابو ہریرہ اس لئے کہتے ہیں کہ آپ نے ایک بلی پال رکھی تھی جب بکریاں چرانے جاتے تو اسے ساتھ لے جاتے اور اس سے کھیلتے رہتے۔ چھوٹی بلی کو عربی زبان میں ھریرہ کہتے ہیں۔ اس لئے لوگوں نے انہیں ابو ھریرہ کہنا شروع کردیا (یعنی بلی کا باپ) اسلام لانے کے بعد ہر وقت مسجد نبوی میں بیٹھے رہتے آپ کو ہر دم یہی خیال رہتا تھا کہ ایسا نہ ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں اور میں آپ کی باتیں سننے سے محروم رہ جاؤں۔ چنانچہ جب بھی آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنتے تو اسے اچھی طرح یاد رکھتے۔ ایک مرتبہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے بعض باتیں بھول جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ابو ہریرہ! اپنی چادر پھیلاؤ۔ انہوں نے چادر

پھیلا دی۔ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دستِ مبارک ڈالے۔ پھر فرمایا یہ چادر اٹھا کر سینے سے لگا لو اس واقعہ کے بعد آپ کو کوئی حدیث نہیں بھولی اور حدیث کی کتابوں میں ہزارہا حدیثیں آپ سے روایت کی گئی ہیں۔

چونکہ ابو ہریرہؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک باتیں سننے کے لئے مسجد نبوی میں ہی مقیم رہتے اور کوئی کاروبار وغیرہ نہ کرتے اس لئے کئی کئی دن بھوکے رہتے۔ اگر کوئی کھانے کے لئے کچھ دے جاتا تو کھا لیتے خود کسی سے نہ مانگتے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کو بھوک لگی ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگیا۔ اسی وقت کسی نے آپ ﷺ کو ایک پیالہ دودھ تحفۃً بھجوایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں جتنے لوگ بیٹھے تھے سب کو بلایا۔ جب وہ آ گئے تو حضرت ابو ہریرہؓ نے خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مجھے ہی دیں گے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ دائیں جانب والے پہلے صحابیؓ کو دے دیا۔ پہلے صحابیؓ نے کچھ پی کر پیالہ واپس کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس صحابیؓ سے پیالہ لے کر دائیں طرف کے اگلے آدمی کو دے دیا۔ سب حاضر صحابہؓ کے بعد جب ابو ہریرہؓ کی باری آئی تو انہوں نے دیکھا کہ پیالہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اسی طرح بھرا ہوا ہے انہوں نے بھی سیر ہو کر پی لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ہریرہؓ اور پیو۔ انہوں نے اور پینا شروع کر دیا۔ جب پیالہ واپس کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا ابو ہریرہؓ اور پیو۔ یہاں تک کہ وہ اتنا سیر ہو گئے کہ کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اب تو دودھ میرے ناخنوں سے بھی بہہ نکلنے لگا ہے۔ تب پیالہ آپ ﷺ نے واپس لے لیا اور بقیہ دودھ خود پیا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے بڑی محبت تھی۔ آپ ﷺ اپنے ایک زانو پر اپنے نواسے حضرت حسنؓ اور دوسرے پر حضرت اسامہؓ کو بٹھا لیتے اور فرماتے۔ اے خدا میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔

ایک دفعہ جب حضرت اسامہؓ کی عمر ۱۴۔۱۵ برس کی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک چھوٹے سے لشکر کا سردار مقرر فرمایا جب اس لشکر کا دشمن سے مقابلہ ہوا تو دشمن شکست کھا کر بھاگ گیا۔ آپؓ نے ایک اور صحابی کے ساتھ دشمن کی فوج کے ایک سپاہی کا تعاقب کیا۔ جب وہ پکڑا گیا تو اس نے فوراً لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ دیا۔ مگر حضرت اسامہؓ نے اسے اس خیال سے قتل کر دیا کہ اس کا یہ کلمہ پڑھنا صرف موت سے بچنے کیلئے بہانہ ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ ﷺ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا۔ ''اسامہ! تم نے وہ شخص قتل کیا جو کلمہ طیبہ پڑھتا تھا''۔ حضرت اسامہؓ نے کہا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ دل سے نہیں پڑھتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا؟ حضرت اسامہؓ فرماتے ہیں۔ مجھے اس قدر افسوس ہوا کہ میں نے دل میں کہا۔ کاش! میں آج اسلام لانے والا ہوتا تا کہ یہ واقعہ میری زندگی میں ہی نہ ہوتا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ملکِ ایران کے رہنے والے تھے جو فارس کہلاتا تھا۔ پہلے آپؓ عیسائی تھے اور بڑے بڑے پادریوں کے پاس رہ چکے تھے۔ ان میں سے ایک نیک

پادری نے انہیں بتایا تھا کہ عرب میں ایک نبی پیدا ہونے والا ہے۔ چنانچہ حضرت سلمانؓ حق کی تلاش میں ایک قافلہ کے ساتھ چل دیئے مگر قافلہ والوں نے آپؓ سے دھوکا کر کے آپؓ کو ایک یہودی کے ہاتھ غلام بنا کر بیچ دیا۔ جو انہیں مدینہ لے آیا جہاں آپؓ کو اسلام کی نعمت نصیب ہوئی۔ حضرت سلمانؓ دن رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے لگے۔

جب کفار مکہ کے اُکسانے پر عرب کے بہت سے قبائل مل کر مدینہ پر چڑھ آئے تو حضرت سلمانؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشورہ دیا کہ مدینہ کے اردگرد ایک خندق کھودی جائے تا دشمن آسانی سے مدینہ میں داخل نہ ہو سکے۔ ان کے مشورہ سے ایک خندق کھودی گئی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کامیابی بخشی۔ اسی لئے یہ جنگ جنگِ خندق کے نام سے مشہور ہے۔ چونکہ دشمن کے بہت سے قبیلوں نے متحد ہو کر اس میں حصہ لیا تھا اس لئے اسے غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں۔

حضرت سلمانؓ فارسی ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ سورہ جمعہ کی پہلی آیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بطور وحی نازل ہوئیں جس میں اٰخَرِیْن سے متعلق ذکر آتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! یہ اٰخَرِیْن کون ہیں؟ تو آنحضرت ﷺ خاموش رہے۔ انہوں نے دوبارہ عرض کیا تو پھر بھی آپ ﷺ خاموش رہے۔ تیسری بار عرض کرنے پر آپ ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ جب ایمان ثریا ستارے پر چلا جائے گا تو ان لوگوں (یعنی فارس والوں) میں سے ایک شخص اسے دوبارہ واپس لائے گا۔ گویا اس شخص کو ماننے والے ہی اٰخَرِیْن ہوں گے۔ اس آیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی طرف اشارہ ہے جو فارسی النسل ہیں اور آپ کے ذریعہ سے ہی اس آخری زمانہ میں قرآن مجید کی اشاعت اور اسلام کا غلبہ مقدر ہے۔

حضرت سَعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ

آپؓ مدینہ کے ایک رئیس کے بیٹے تھے۔ آپؓ کی تعلیم کا خاص اہتمام ہوا تھا۔ پڑھنے کے علاوہ لکھنا بھی جانتے تھے۔ ہجرت سے قبل عقبہ اُولیٰ کے موقعہ پر آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کر کے مسلمان ہوئے تھے اگلے سال جب مکہ آئے تو اپنے قبیلہ کے نقیب (نگران) بنا دیئے گئے اور اسلام کی راہ میں اپنی جان تک لڑا دی۔

آپؓ جنگِ اُحد میں نیزہ سے بارہ زخم کھا کر میدان میں لاشوں کے ڈھیر میں دبے پڑے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق حضرت ابی بن کعبؓ آپؓ کی تلاش کرتے ہوئے آپؓ کے پاس پہنچے تو انہیں کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے میرا اسلام کہنا اور انصار سے کہنا کہ اگر خدانخواستہ رسول اللہ ﷺ قتل ہو گئے اور تم میں سے ایک بھی زندہ بچ گیا تو خدا کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہو گے۔ کیونکہ تم نے عَقَبَہ میں رسول اللہ ﷺ پر فدا ہونے کی بیعت کی تھی۔ آپؓ نے اتنا کہا اور آپؓ کی روح جسدِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ اللہ! اللہ!! ان لوگوں کو اللہ کے رسول ﷺ سے کتنی محبت تھی۔

اِسی طرح اخوت اور ایثار کی جو شاندار مثال آپؓ نے قائم کر دکھائی اس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ واقعہ یوں ہوا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کے صحابہؓ مکہ سے مدینہ ہجرت کر آئے تو مدینہ کے انصار نے خوشی خوشی سب کا استقبال کیا۔ اور ایک ایک انصاری کے ساتھ ایک ایک مہاجر کو بھائی بنا دیا گیا اس طرح انصار نے اپنے مال و دولت بھی مہاجرین کے ساتھ بانٹ لئے۔ حضرت سعدؓ کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بنے' تو حضرت سعدؓ نے انہیں مال و متاع کے ساتھ یہ پیشکش بھی کی کہ میں اپنی بیویوں میں سے ایک کو طلاق دے دیتا ہوں تا آپ اس سے شادی کر لیں۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ اگرچہ اس وقت مفلوک الحال تھے تاہم دل غنی تھا۔ بولے خدا تمہارے بال بچوں اور مال و دولت میں برکت دے۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں تم مجھے بازار دکھلا دو'۔

ایک دفعہ آپؓ کی صاحبزادی حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئیں تو انہوں نے کپڑا اچھا دیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا۔ یہ کون ہیں؟ فرمایا سعدؓ بن ربیع کی بیٹی ہے جو مجھ سے اور تم سے بہتر تھے۔ پوچھا یا امیر المومنین! وہ کیوں؟ ارشاد ہوا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جنت کا راستہ لیا اور ہم تم یہیں باقی رہ گئے۔

☆☆☆

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

بشیر احمد جسے تو نے پڑھایا
شفا دی آنکھ کو بینا بنایا

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپؓ کی پیدائش سے قبل اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں آپؓ کو قَمَرُ الْاَنْبِیَاء کا خطاب دیا گیا۔ بچپن میں آپؓ کی آنکھیں خراب ہوگئیں اور تکلیف بہت بڑھ گئی جس سے خطرہ پیدا ہوگیا کہ آپؓ کی بینائی نہ جاتی رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی تو آپ علیہ السلام کو الہام ہوا۔ بَرَّقَ طِفْلِیْ بَشِیْر یعنی میرا لڑکا دیکھنے لگا۔ چنانچہ اس کے جلد بعد آپؓ کی آنکھوں کی تکلیف دور ہوگئی اور نہ صرف آپؓ کی جسمانی آنکھیں روشن ہوئیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو اعلیٰ درجہ کی روحانی بینائی اور بصیرت بھی عطا فرمائی۔

آپؓ کی خدمات

آپؓ نے ساری عمر خدمتِ سلسلہ میں گزاری ہمیشہ جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ آپؓ کے تقویٰ کا یہ مقام تھا کہ ایک دفعہ دفتر میں ایک پن گری دیکھی تو اسے اٹھالیا اور اہلِ دفتر کو فرمایا۔ یہ سلسلہ کی امانت ہے ہمیں اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ آپؓ کا سلسلہ کے خادموں کے ساتھ نہایت مشفقانہ سلوک ہوتا تھا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ سلسلہ کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپؓ

ایم۔اے پاس ہونے کے علاوہ دینی علوم میں بھی پوری مہارت رکھتے تھے۔ آپؓ نے سلسلہ کے لئے بہت سی کتب تالیف فرمائیں۔ مثلاً

ا۔ ''سلسلہ احمدیہ'' جو جماعت کی تاریخ پر مشتمل ہے۔ اس میں آپؓ نے جماعت احمدیہ کے متعلق سب واقعات نہایت عمدگی سے محفوظ کر دیئے ہیں۔

۲۔ ''سیرۃ خاتم النبیین ﷺ'' جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کی ایک نہایت ہی مستند کتاب ہے اور افادیت کے لحاظ سے یکتا ہے۔ یہ کتاب تین حصص پر مشتمل ہے۔

۳۔ ''سیرت المہدی'' یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متعلق آپ علیہ السلام کے صحابہؓ کی روایات کا مجموعہ ہے اور حضور علیہ السلام کی سیرت اور جماعت کی تاریخ کے لئے ایک خزانہ کا حکم رکھتی ہے۔ یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔

۴۔ ''امتحان پاس کرنے کے گُر'' آپؓ نے اس رسالہ میں ۲۵ گُر ایسے بتائے ہیں۔ جن پر عمل کرنے والے طالب علم یقیناً اچھے نمبروں پر کامیاب ہو سکتے ہیں۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ یعنی تینوں بھائیوں کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں دعا کی جس کے پورا ہونے کے ہم سب شاہد ہیں۔

یہ تینوں تیرے بندے رکھیو نہ ان کو گندے
کر ان سے دور یا رب دنیا کے سارے پھندے
چنگے رہیں ہمیشہ کریو نہ ان کو مندے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
اے واحدِ یگانہ اے خالقِ زمانہ

میری دعائیں سُن لے اور عرضِ چاکرانہ
تیرے سپرد تینوں دیں کے قمر بنانا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
اہل وقار ہوویں فخرِ دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
با برگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

۲۔حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ

شریف احمد کو بھی یہ پھل کھلایا
کہ اس کو تو نے خود فرقاں سکھایا

آپؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے تھے۔ آپؓ کو علمِ قرآن وحدیث سے خوب واقفیت تھی۔ آپؓ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام تھا ’’بادشاہ آیا‘‘ آپؓ کے صاحبزادے مرزا منصور احمد صاحب آپؓ کی شاہانہ طبیعت اور سخاوت اور غریب پروری کا ایک عجیب واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ تقسیم ملک یعنی ۱۹۴۷ء کے بعد ہم شروع شروع میں ماڈل ٹاؤن لاہور میں رہتے تھے۔ وہاں ایک پان فروش تھا جس کا چھوٹا سا کھوکھا سڑک کے کنارے ہوتا تھا۔ میں بھی کبھی کبھی اس سے پان لیتا تھا۔ ایک دن وہ پان فروش مجھ سے پوچھنے لگا کہ وہ بزرگ جس کا کارخانہ ہے آپ کے کیا لگتے ہیں۔ میاں منصور احمد صاحب فرماتے ہیں کہ شاید اس نے میرے نقوش سے اندازہ کیا ہوگا یا کبھی مجھے آپ کے ساتھ دیکھا ہوگا۔ میں نے کہا کیوں کیا بات ہے؟ کہنے لگا۔ ایک دن وہ (یعنی حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ) دکان پر تشریف لائے۔ پوچھا کیا حال ہے؟ میں نے کہا کساد بازی ہے تو آپؓ سو روپے کا نوٹ جیب سے نکال کر

میرے ہاتھ میں تھما کر چل دیئے۔

آپؓ نے سلسلہ کی بہت سی خدمات سرانجام دیں خاص طور پر ناظر تعلیم و تربیت اور ناظر اصلاح وارشاد کی حیثیت سے لمبا عرصہ آپؓ سلسلہ کی خدمت میں رہے۔ بچوں کی تربیت میں بھی آپؓ بہت دلچسپی لیتے تھے۔

۲۶ دسمبر ۱۹۶۱ء کو جلسہ سالانہ کے پہلے دن صبح کے وقت آپؓ کی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

۳۔حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ آپؓ کا پہلا نام کریم بخش تھا۔ جب آپؓ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تو آپؓ کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عبدالکریم رکھ دیا۔ آپ اُردو، انگریزی اور فارسی زبان بڑی روانی کے ساتھ بول سکتے تھے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کے بعد آپؓ کو سلسلہ کی بہت بڑی خدمت سرانجام دینے کا موقع ملا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں آپؓ کو ’’مسلمانوں کا لیڈر‘‘ قرار دیا گیا۔ آپؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ مشہور لیکچر جلسہ مذاہب عالم لاہور میں پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی جس کے متعلق حضرت اقدس کو الہام ہوا تھا کہ مضمون بالا رہا۔ یہ لیکچر ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

آپؓ کی آواز بہت بلند اور دلکش تھی۔ آپؓ قرآن پڑھتے تو سننے والے مسلمان، ہندو اور عیسائی سب جھوم اٹھتے اور یوں معلوم ہوتا کہ فرشتے آسمان سے اتر

کرا اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گا رہے ہیں۔حضرت اقدس نے آپ کے متعلق لکھا ہے:

''مولوی صاحب اس عاجز کے یک رنگ دوست ہیں اور مجھ سے ایک سچی اور زندہ محبت رکھتے ہیں اور اپنے اوقات عزیز کا اکثر حصہ انہوں نے تائیدِ دین کے لئے وقف کر رکھا ہے اور ان کے بیان میں ایک اثر ڈالنے والا جوش ہے۔اخلاص کی برکت اور نورانیت ان کے چہرہ سے ظاہر ہے''۔

نیز فرمایا:۔

کے تواں کردن شمارِ خُوبیٔ عبدالکریم
آنکہ جاں داد از شجاعت بر صراطِ مستقیم

ترجمہ: عبدالکریمؓ کی خوبیوں کا شمار کس طرح ہوسکتا ہے کہ جس نے بہادری کے ساتھ صراطِ مستقیم پر جان دی۔

۴۔حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت نواب محمد علی خاں صاحبؓ مالیرکوٹلہ کے رئیس اور ریاست میں بہت بڑی جاگیر کے مالک تھے۔آپؓ شیعہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔۱۸۹۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور اپنے اخلاص اور محبت میں اس قدر ترقی کی کہ حضرت اقدس کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ آپؓ کے عقد میں آئیں۔اس طرح آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے شرفِ دامادی حاصل ہوا۔

حضرت اقدس کی وفات کے سات سال بعد حضور علیہ السلام کی دوسری صاحبزادی نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ آپؓ کی پہلی بیوی کے منجھلے بیٹے نواب محمد عبداللہ خاں صاحبؓ کے عقد میں آئیں۔اس طرح حضرت نواب صاحبؓ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رشتے کا دوہرا تعلق ہوا۔ایسا ہی حضرت نواب صاحب کی پہلی

بیوی سے بیٹی زینب بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے عقد میں آ کر حضرت اقدس کی بہو بنیں۔گویا یہ رشتہ داری کا تیسرا تعلق تھا جو حضرت نواب صاحبؓ کو حضرت اقدس سے حاصل ہوا۔

خدماتِ سلسلہ

آپؓ نے جماعت کی بڑی بڑی خدمات سرانجام دیں۔آپؓ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے پہلے ڈائریکٹر مقرر ہوئے اور لمبے عرصہ تک یہ خدمات بجالاتے رہے۔

۲۔تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قیام پر آپؓ نے مالیرکوٹلہ کے مدرسہ کو بند کر دیا اور اس کا سامان قادیان منگوا لیا۔علاوہ ازیں آپؓ مدرسے کے لئے بہت بڑی مالی قربانی بھی کرتے رہے اور بغیر کسی معاوضہ کے سلسلہ کے اہم عہدوں پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔

۳۔کرم دین والے مقدمہ میں ایک آریہ حاکم آتمارام مجسٹریٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے ایک مخلص خادم پر ۷۰۰ روپے جرمانہ یا چھ ماہ قید کا حکم سنایا۔اس کا خیال تھا کہ یہ جرمانے کی رقم تو فوراً ادا نہ کر سکیں گے۔اس طرح حضور علیہ السلام کو قید ہو کر (نعوذ باللہ) ذلیل وخوار ہونا پڑے گا۔اس موقعہ پر حضرت نواب صاحبؓ کی پہلے سے بھیجی ہوئی ۹۰۰ روپے کی رقم سے فوراً جرمانہ ادا کر دیا گیا۔جس سے حاکم کا سارا منصوبہ خاک میں مل گیا۔بعد ازاں حضرت اقدس کی طرف سے عدالت میں اپیل ہونے پر یہ جرمانے کی رقم واپس ہوگئی اور آپ بَری ہو گئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے متعلق لکھا ہے:۔

''التزام ادائے نماز میں ان کو خوب اہتمام ہے اور صلحاء کی طرح توجہ اور شوق سے نماز پڑھتے اور منکرات اور مکروہات سے بکلی مجتنب ہیں۔مجھے ایسے شخص کی خوش قسمتی پر رشک آتا ہے جس کا ایسا صالح بیٹا ہے کہ باوجود تمام اسباب و وسائلِ غفلت اور عیاشی کے اپنے عنفوانِ شباب میں ایسا پرہیزگار رہو''۔(ازالہ اوہام)

۵۔حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھیرویؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوّلین صحابہ میں سے تھے۔آپؓ نے آغاز جوانی میں ہی اپنی زندگی خدمتِ اسلام کیلئے وقف کردی اور ہندوستان کے علاوہ آپؓ کو انگلستان اور امریکہ میں بھی تبلیغ کرنے کی توفیق ملی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت مفتی صاحبؓ سے بہت محبت تھی۔حضور علیہ السلام نے آپؓ کے متعلق ۶۔اپریل ۱۹۰۵ء کے ''بدر'' میں یوں تحریر فرمایا:۔

''ہمارے سلسلہ کے ایک برگزیدہ رکن جوان صالح اور ہر ایک طور سے لائق جن کی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں یعنی محمد صادق صاحب بھیروی''۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی زندگی کے دلچسپ واقعات

حضرت مفتی صاحبؓ کا طرزِ تبلیغ نہایت ہی سادہ اور اندازِ بیان دلکش تھا جو ہر قسم کے لوگوں پر خاص اثر کرتا تھا۔

۱۔ایک مرتبہ انگلستان میں ایک پادری نے آپؓ کو اور بعض دیگر معززین کو چائے پر مدعو کیا۔اسی اثناء میں مذہبی گفتگو چل پڑی۔حضرت مفتی صاحبؓ نے فرمایا۔ہم مسلمان نماز کے وقت لوگوں کو بلانے کے لئے نہ تو گھنٹہ بجاتے ہیں اور نہ ہی ناقوس بلکہ اذان دیتے ہیں۔حاضرین مجلس پوچھنے لگے اذان کیا ہوتی ہے؟ حضرت مفتی صاحبؓ نے فرمایا میں ابھی اذان دے کر بتاتا ہوں۔اس وقت کیا عجیب سماں تھا۔مفتی صاحب انگریزوں کے درمیان اذان دے رہے تھے اور تمام حاضرین حیرت وشوق کے ساتھ مفتی صاحبؓ کو دیکھ رہے تھے۔جب آپ اذان دے چکے تو حاضرین نے کہا ہمیں اذان کے الفاظ کا ترجمہ بھی بتائیے۔تب حضرت مفتی صاحبؓ نے اذان کا

ترجمہ اور اس کا مفہوم انہیں بتایا جس سے وہ بہت متاثر ہوئے۔اس طرح انگلستان میں یہ پہلی اذان تھی جو ایک پادری کے گھر میں دی گئی۔

۲۔تثلیث کی حکیمانہ انداز میں تردید

حضرت مفتی صاحبؓ ایک دوست کے ہمراہ لنڈن کے بازار میں سے گزر رہے تھے۔اچانک آپؓ کی نظر ایک دوکان پر پڑی۔جس پر Trinity Book Shop کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔یعنی تثلیث مقدس کا کتب خانہ۔یہ عیسائیت سے متعلق کتابیں فروخت کرنے کی دوکان تھی۔مفتی صاحبؓ کے ساتھی نے پادری صاحب سے پوچھا۔تثلیث سے آپ کی کیا مراد ہے؟ پادری صاحب نے جواب دیا۔تثلیث سے مراد باپ' بیٹا اور روح القدس تینوں خدا ہیں۔مگر خدا تین نہیں بلکہ صرف ایک ہے اور یہ ایک روحانی راز ہے کہ تین ایک ہے اور ایک تین۔حضرت مفتی صاحبؓ نے فرمایا۔یہ بات اصولاً عقل کے خلاف ہے کہ تین ایک ہوں اور ایک تین۔دورانِ گفتگو مفتی صاحبؓ کی نظر ایک کتاب پر پڑی جس پر اس کی قیمت تین شلنگ لکھی ہوئی تھی۔

مفتی صاحبؓ نے کہا میں یہ کتاب لینا چاہتا ہوں۔پادری صاحب نے کہا بڑے شوق سے لیجئے۔آپ نے اس کی قیمت دریافت کی۔پادری صاحب نے کہا تین شلنگ۔مفتی صاحبؓ نے مسکراتے ہوئے جیب سے ایک شلنگ نکالا اور کہا لیجئے کتاب کی قیمت پادری صاحب نے ایک شلنگ دیکھ کر کہا۔جناب! شاید آپ کو خیال نہیں رہا۔میں نے عرض کیا تھا اس کتاب کی قیمت تین شلنگ ہے۔

حضرت مفتی صاحبؓ نے فرمایا۔کچھ مضائقہ نہیں تین ایک ہے اور ایک تین ہے۔لہٰذا اس ایک ہی کو قبول فرمائیے۔

پادری صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا ''جناب معاملہ کی اور بات ہے اور مذہب کی اور''۔

۶۔حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ ادرحماں ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔آپ نے ایف۔سی کالج لاہور سے بی۔اے تک تعلیم حاصل کی۔آپؓ کو انگریزی میں بہت مہارت حاصل تھی آپؓ کا سب سے بڑا کارنامہ تفسیر القرآن انگریزی کا ترجمہ تیار کرنا ہے اسی سلسلہ میں آپؓ تین سال کے لئے لنڈن مقیم رہے۔آپؓ کا لباس بہت سادہ' جوتا دیسی اور شلوار ٹخنوں سے اوپر ہوتی۔سردیوں میں موٹا اور کھردرا سا کمبل اوڑھے رکھتے۔آپؓ کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ آپ السلام علیکم کہنے میں ہمیشہ پہلے کرتے۔ اگر سامنے سے کوئی آ رہا ہوتا تو خواہ بچہ ہو یا بڑا آپؓ اسے دور سے ہی السلام علیکم کہہ دیتے اور کبھی بھی دوسرے کو بازی نہ لے جانے دیتے۔

آپؓ کا تقویٰ

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ بہت نیک اور فرشتہ سیرت انسان تھے آپؓ نہایت عابد' زاہد' خدا ترس' مُنکسر المزاج' غرباء کے ہمدرد اور طلباء کی تعلیم میں مدد دینے والے بزرگ تھے۔لوگ آپؓ کو ولی اللہ اور فرشتہ کہہ کر پکارتے تھے۔حتیٰ کہ لنڈن میں ایک پرانے احمدی انگریز نے آپؓ سے متعلق کہا وہ تو ایک فرشتہ ہیں۔آپؓ کے تقویٰ کا یہ حال تھا کہ ایک دفعہ آپؓ کی ڈاک میں ایسا خط بھی آیا۔جس کے ٹکٹ پر ڈاکخانہ کی مہر نہیں لگی ہوئی تھی۔ یہ ٹکٹ دوبارہ استعمال ہوسکتا تھا جب آپؓ سے کہا گیا کہ اس ٹکٹ پر تو مہر نہیں لگی ہوئی تو آپؓ نے ٹکٹ کو پھاڑ کر فرمایا۔یہ ٹکٹ اپنا کام پورا کر چکا ہے۔

آپؓ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے بچپن کے استاد اور حضورؓ کے تقویٰ کے اعلیٰ مقام کے عینی شاہد تھے۔بیسیوں دفعہ حضورؓ نے آپؓ کو اپنے سفر کے موقعہ پر امیرِ مقامی قادیان مقرر فرمایا۔ نیز ۱۹۲۴ء میں سفر یورپ پر جاتے ہوئے آپ کو سارے ہندوستان کی احمدیہ جماعتوں کا امیر مقرر فرمایا۔

۷۔حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ افغانستان کے ایک گاؤں سیّد گاہ کے باشندہ تھے۔آپؓ کے آباؤ اجداد اس علاقہ کے رئیس تھے۔آپؓ بھی کئی لاکھ کی جاگیر کے مالک تھے اور تقویٰ اور فضائلِ علمی کی وجہ سے ملک بھر میں ان کی عزت تھی۔

حضرت صاحبزادہ صاحبؓ ۱۹۰۲ء میں حج بیت اللہ کے ارادہ سے اپنے وطن سے روانہ ہوئے۔ بادشاہ نے انعام و اکرام سے رخصت کیا۔آپؓ لاہور ہوتے ہوئے قادیان تشریف لائے اور جب بٹالہ پہنچے تو پیدل ہی قادیان کے لئے روانہ ہو پڑے اور قادیان پہنچے تو بلند آواز سے یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ پڑھنے لگے۔ پہلے حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ سے ملاقات ہوئی اور پھر اسی دن ظہر کی نماز کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔حضرت اقدس علیہ السلام نے اس ملاقات کے بارہ میں اپنے تاثرات ان الفاظ میں بیان فرمائے ہیں۔

''جب مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ان کو اپنی پیروی اور اپنے دعویٰ کی تصدیق میں ایسا فنا شدہ پایا کہ جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں اور جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے ایسا ہی میں نے ان کو اپنی محبت سے بھرا ہوا پایا اور جیسا کہ ان کا چہرہ نورانی تھا ایسا ہی ان کا دل مجھے نورانی معلوم ہوتا تھا''۔ (تَذْکِرَۃُ الشَّھَادَتَیْن)

حضرت صاحبزادہ صاحبؓ صاحبِ کشف و الہام تھے۔آپؓ واپس افغانستان گئے تو بادشاہ نے آپؓ کو کابل بلایا۔وہاں علماء کی طرف سے آپ پر کُفر کا فتویٰ لگایا گیا اور چار ماہ تک قید رکھے گئے۔اس عرصہ میں بادشاہ نے کئی مرتبہ فہمائش کی کہ آپؓ اپنے عقائد سے توبہ کر لیں تا کہ رہا کر دیئے جائیں لیکن آپؓ نے صداقت کو چھوڑنے سے انکار کر دیا اور فرمایا مَیں اپنے ایمان کو اپنی جان اور ہر ایک دنیوی راحت پر مقدم سمجھتا

ہوں۔ بالآخر آپؓ کو پتھر مار مار کر شہید کر دیا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام پورا ہوا کہ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ یعنی تیری جماعت میں سے دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر فنا ہوگا۔

آپؓ کی وفات کے دوسرے دن ہی کابل میں ایسا زبردست ہیضہ پھیلا کہ گھروں کے گھر تباہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ لاشوں کے دفنانے کے لئے آدمی نہ ملتے تھے گویا مجرموں نے اپنے کئے کی سزا پائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپؓ کی شہادت پر فرمایا:۔

''اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی صدق کا نمونہ دکھایا اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کریں گے''۔ (تَذْکِرَۃُ الشَّھَادَتَیْن)

۸۔ حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ

آپؓ چودہ سال کی عمر میں سکھوں میں سے مسلمان ہوئے آپؓ کا سابقہ نام مہر سنگھ تھا۔ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے آپؓ کو بے شمار تکالیف اٹھانی پڑیں۔ مگر ثابت قدم رہے۔ آپؓ کی طرح کئی اور بزرگ صحابہ بھی سکھوں اور ہندوؤں میں سے مسلمان ہوئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت سے صاحبِ کشوف و رؤیا بن گئے تھے۔

آپؓ کی زندگی کے دو واقعات درج ذیل ہیں۔

تبلیغ کا جنون

تبلیغ کا جوش آپؓ کے دل میں جنون کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔ احباب اور طالب علموں کو مختلف طریقوں سے تبلیغ پر آمادہ رکھتے تھے۔ مثلاً ماسٹر ماموں خاں صاحبؓ سابق ڈرل ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی شادی میں بعض روکیں تھیں۔ حضرت ماسٹر صاحبؓ کو انہوں نے دعا کیلئے کہا۔ آپؓ نے فرمایا۔ آپ چالیس اور گاؤں میں جا کر تبلیغ کریں میں بھی دعا کروں گا۔ چنانچہ

اس طرح ابھی چند روز ہی گذرے تھے کہ ماسٹر ماموں خاں صاحبؓ کی شادی ہوگئی۔

دعاؤں میں انہماک

آپؓ خود لکھتے ہیں کہ ۱۹۰۸ء میں جب میں سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں زیر تعلیم تھا تو میرے ساتھی عیسائیوں نے مجھے عصرانہ پر مدعو کیا اور کہا کہ آپؓ نے اچھا کیا کہ سکھوں کا مذہب ترک کر کے اسلام اختیار کیا۔ اب ایک قدم اور بڑھاؤ اور عیسائی بن جاؤ۔ ٹرینڈ ہو کر آپؓ کو مسلمانوں سے کیا تنخواہ ملے گی۔ ہم تو جاتے ہی تین تین صد روپے پر متعین ہو جائیں گے۔ میں نے کہا میں زندہ خدا کا طالب ہوں۔ اگر تم زندہ خدا سے میرا تعلق پیدا کرا دو تو میں عیسائی ہو جاؤں گا۔ ان میں سے ایک عیسائی نے پوچھا کہ زندہ خدا سے کیا مراد ہے؟ میں نے کہا کہ انجیل میں لکھا ہے کہ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو کھولا جائے گا۔ ڈھونڈو تو خدا تعالیٰ کو پالو گے۔ اور قرآن مجید میں بھی لکھا ہے کہ اضطرار سے دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ نعمت عیسائیت میں دکھاؤ تو ابھی عیسائی ہو جاؤں گا۔ طلباء نے کہا کہ وید، انجیل اور قرآن شریف کے بعد الہام و وحی کا دروازہ بند ہے اب الہام نہیں ہو سکتا۔ میں نے کہا کہ ابھی اسی مجلس میں مجھے الہام ہوا ہے کہ ''پہلا سوال بتا دیا جائے گا'' طلباء نے کہا ہم نے تو الہام نہیں سنا۔ میں نے کہا۔ تمہارا خون خراب ہو گیا ہے اسے قادیان میں درست کرالو تو تم کو بھی الہام کی آواز سنائی دے گی۔

پھر فرمایا کہ:

دوسرے تیسرے روز رات کو سونے کے لئے سرہانے پر سر رکھنے لگا تھا کہ کشفی حالت میں مجھے ریاضی کا پرچہ دکھایا گیا جسے میں نے پڑھ لیا مگر مجھے صرف پہلا سوال ہی یاد رہا۔ جسے میں نے نوٹ کر لیا۔ تین مہینے کے بعد ہمارا سہ ماہی امتحان ہوا اور اس میں ریاضی کا پہلا سوال وہی تھا جو میں نے بتایا تھا۔ یہ دیکھ کر امرتسر کا ایک دہریہ شخص عبدالحمید ایم۔ اے خدا تعالیٰ کا قائل ہو گیا۔

اسمائے حُسنیٰ یا صفاتِ الٰہی

اَلْوَاجِدُ	غنی، وسیع خزانوں والا	اَلْمَاجِدُ	عزت والا
اَلْوَاحِدُ	اکیلا	اَلصَّمَدُ	بے احتیاج
اَلْقَادِرُ	قدرت والا	اَلْمُقْتَدِرُ	مقدور والا
اَلْمُقَدِّمُ	آگے کرنے والا	اَلْمُؤَخِّرُ	پیچھے کرنے والا
اَلْاَوَّلُ	سب سے پہلے	اَلْاٰخِرُ	سب سے پیچھے
اَلظَّاهِرُ	ظاہر	اَلْبَاطِنُ	چھپا ہوا
اَلْوَالِیُ	مالک	اَلْمُتَعَالُ	بلند صفتوں والا
اَلْبِرُّ	احسان کرنے والا	اَلتَّوَّابُ	رجوع کرنے والا
اَلْمُنْتَقِمُ	بدلہ لینے والا	اَلْعَفُوُّ	معاف کرنے والا
اَلرَّؤُوْفُ	شفقت کرنے والا	مٰلِکُ الْمُلْکِ	ملک کا مالک

عربی قصیدہ

41- وَجْهُ الْمُهَيْمِنِ ظَاهِرٌ فِىْ وَجْهِهٖ
وَشُئُوْنُهٗ لَمَعَتْ بِهٰذَا الشَّاْنِ

آپ ﷺ کے چہرہ میں خدا کا چہرہ نمایاں ہے اور خدا کی صفات (آپ ﷺ کی) اس شان سے جلوہ گر ہو گئیں۔

42- فَلِذَا يُحَبُّ وَ يُسْتَحِقُّ جَمَالُهٗ
شَغَفًا بِهٖ مِنْ زُمْرَةِ الْاَخْدَانِ

سو اسی لئے تو آپ ﷺ سے محبت کی جاتی ہے اور آپ ﷺ کا ہی جمال اس لائق ہے کہ دوستوں کے گروہ میں صرف آپ ﷺ ہی سے بے پناہ محبت کی جائے۔

43- سُجُحٌ كَرِيْمٌ بَاذِلٌ خِلُّ التُّقٰى
خِرْقٌ وَفَاقَ طَوَائِفَ الْفِتْيَانِ

آپ ﷺ خوش خلق، معزز، سخی، تقویٰ کے سچے دوست، فیاض اور جواں مردوں کے گروہوں پر فوقیت رکھنے والے ہیں۔

44- فَاقَ الْوَرٰى بِكَمَالِهٖ وَجَمَالِهٖ
وَ جَلَالِهٖ وَ جَنَانِهِ الرَّيَّانِ

آپ ﷺ ساری خلقت سے اپنے کمال اور اپنے جمال اور اپنے جلال اور اپنے شاداب دل کے ساتھ فوقیت لے گئے ہیں۔

45- لَاشَكَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَيْرُ الْوَرٰى
رِيْقُ الْكِرَامِ وَنُخْبَةُ الْاَعْيَانِ

بے شک محمد ﷺ خیر الوریٰ، معززین میں سے برگزیدہ اور سرداروں میں منتخب وجود ہیں۔

46- تَمَّتْ عَلَيْهِ صِفَاتُ كُلِّ مَزِيَّةٍ

خُتِمَتْ بِهٖ نَعْمَاءُ كُلِّ زَمَانِ

ہر قسم کی فضیلت کی صفات آپ ﷺ پر کمال کو پہنچ گئیں اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپ ﷺ پر ختم ہو گئیں ہیں۔

47- وَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا كَرِدَافَةٍ

وَبِهِ الْوُصُوْلُ بِسُدَّةِ السُّلْطَانِ

بخدا! بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم (خدا کے) نائب کے طور پر ہیں اور آپ ﷺ ہی کے ذریعہ دربار شاہی میں رسائی ہو سکتی ہے۔

48- هُوَ فَخْرُ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَّ مُقَدَّسٍ

وَبِهٖ يُبَاهِي الْعَسْكَرُ الرُّوْحَانِيُ

آپ ﷺ ہر ایک مطہر اور مقدس کا فخر ہیں اور روحانی لشکر آپ ﷺ پر ہی ناز کرتا ہے۔

49- هُوَ خَيْرُ كُلِّ مُقَرَّبٍ مُّتَقَدِّمٍ

وَالْفَضْلُ بِالْخَيْرَاتِ لَا بِزَمَانِ

آپ ﷺ ہر مقرب اور (راہ سلوک میں) آگے بڑھنے والے سے افضل ہیں اور فضیلت کار ہائے خیر پر موقوف ہے نہ کہ زمانہ پر۔

50- وَالطَّلُّ قَدْ يَبْدُوْ اَمَامَ الْوَابِلِ

فَالطَّلُّ طَلٌّ لَيْسَ كَالتَّهْتَانِ

اور ہلکا رمینہ (یعنی پھوار) کبھی موسلا دھار بارش سے پہلے ہوتا ہے۔ ہلکا مینہ ہلکا مینہ ہی ہے موسلا دھار بارش کی طرح نہیں۔

51- بَطَلٌ وَّحِيْدٌ لَا تَطِيْشُ سِهَامُهٗ

ذُوْ مُصْمِيَاتٍ مُوْبِقُ الشَّيْطَانِ

آپ ﷺ یگانہ پہلوان ہیں جس کے تیر خطا نہیں جاتے۔ آپ ﷺ ٹھیک نشانے پر لگنے والے تیروں کے مالک (اور) شیطان کو ہلاک کرنے والے ہیں۔

52- هُوَ جَنَّةٌ اِنِّيْ اَرٰى اَثْمَارَهٗ

وَقُطُوْفَهٗ قَدْ ذُلِّلَتْ لِجَنَانِيْ

آپ ﷺ ایک باغ ہیں۔ بے شک میں دیکھتا ہوں کہ اس کے پھل اور اس کے خوشے میرے دل کے لئے جھکا دیئے گئے ہیں۔

53- اَلْفَيْتُهٗ بَحْرَ الْحَقَائِقِ وَ الْهُدٰى

وَرَأَيْتُهٗ كَالدُّرِّ فِي اللَّمَعَانِ

میں نے آپ ﷺ کو حقائق اور ہدایت کا سمندر پایا اور چمک دمک میں آپ ﷺ کو موتی کی طرح پایا۔

54- قَدْ مَاتَ عِيْسٰى مُطْرِقًا وَّ نَبِيُّنَا

حَيٌّ وَ رَبِّيْ اِنَّهٗ وَافَانِيْ

عیسیٰ تو سر جھکائے وفات پا گئے اور ہمارے نبی زندہ ہیں اور مجھے رب کی قسم! آپ نے مجھ سے ملاقات بھی کی ہے۔

55- وَاللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ جَمَالَهٗ

بِعُيُوْنِ جِسْمِيْ قَاعِدًا بِمَكَانِيْ

بخدا! میں نے آپ کے جمال کو اپنی جسمانی آنکھوں سے اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔

☆☆☆

حضرت مسیح موعود ومہدی معہود

قرآن کریم میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ظل کے ظاہر ہونے کی خبر پائی جاتی ہے وہ ظل حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

☆ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعہ ۶۲:۴)

اوران (صحابہ) کے سوا ایک دوسری جماعت میں بھی اللہ اس (رسول) کے بعد بھیجے گا۔ جو ابھی تک ان سے ملی نہیں۔

☆ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ۔ (الصّف ۶۱:۷)

(عیسیٰ ابن مریم نے اپنی قوم سے کہا) کہ میں تمہیں ایک رسول کی بھی خبر دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا۔ جس کا نام احمد ہوگا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

☆ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِّنْكُمْ (صحیح بخاری)

(اے مسلمانو!) تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابنِ مریم نازل ہوگا۔ وہ تمہارا امام ہوگا اور تم میں سے ہی ہوگا۔

☆ اِمَامًا مَّهْدِیًّا حَكَمًا عَدَلاً فَیَكْسِرُ الصَّلِیْبَ (مسند احمد بن حنبل)

(آنے والا موعود) امام مہدی عدل کے ساتھ صحیح فیصلہ کرنے والا ہوگا اور صلیب کو توڑے گا۔

☆ اَلَا مَنْ اَدْرَكَهٗ فَلْیَقْرَءْ عَلَیْهِ السَّلَامَ (طبرانی)

اے مسلمانو! سنو جو تم میں سے اس امام مسیح موعود کو پائے۔ وہ میری طرف سے انہیں میرا اسلام پہنچادے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

☆ ''وہ خدا جو زمین وآسمان کا خدا ہے اُس نے ...... نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کیلئے مسیح موعود ہے''۔

(لیکچر سیالکوٹ)

☆ ''یہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے۔ نہ کوئی نئی نبوت''۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 341)

☆ ''مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت ومخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے''۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503)

☆ ''اِس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہی ہوں''۔

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 13)

☆ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 341)

☆☆☆

مجلس کے آداب

☆ مجلس میں داخل ہوتے ہوئے اور اٹھ کر جاتے ہوئے السلام علیکم کہیں۔

☆ اگر مجلس میں بیٹھنے کی جگہ کشادہ ہو تو کھل کر بیٹھنا چاہئے۔لیکن ضرورت کے وقت سمٹ کر دوسروں کو جگہ دی جائے۔

☆ مجلس میں کسی شخص کو اٹھا کر خود اس کی جگہ نہیں بیٹھنا چاہئے۔

☆ مجلس میں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔لوگوں کے کندھوں سے پھلانگ کر آگے جگہ لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے اور نہ ہی دو آدمیوں کے درمیان جگہ بنا کر خود بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

☆ مجلس میں لہسن، پیاز یا کوئی بدبودار چیز کھا کر نہ جائیں۔

☆ اگر ذمہ دار افراد کی طرف سے کسی کو مجلس میں سے چلے جانے کے لئے کہا جائے تو برا منائے بغیر اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہوئے اسے اٹھ کر چلے جانا چاہئے۔

☆ اگر کوئی شخص مجلس میں سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے اور اٹھ کر جانے والے کو چاہئے کہ اپنی جگہ کی نشانی کے طور پر کوئی رومال وغیرہ وہاں رکھ جائے تاکہ دوسروں کو اندازہ ہو سکے کہ اس نے واپس آنا ہے۔

☆ مجلس میں سرگوشی نہ کی جائے اگر ضرورت ہو تو اجازت لے کر اور الگ ہو کر دو شخص آپس میں بات کر سکتے ہیں۔

☆ مجلس میں مقرر یا بات کرنے والے کی بات خاموشی سے اور غور سے سنیں اور قطع کلام نہ کریں۔ ہوٹنگ کرنا ٹھیک نہیں۔

☆ مجلس میں کثرت سوال سے بچیں نیز لغو سوال بھی نہ کئے جائیں۔

☆ مجلس میں کسی کے عیوب نہ بتائیں۔نہ ہی اپنے عیوب سے پردہ اٹھایا جائے۔

☆ اگر مجلس میں کسی پر ناحق تہمت لگائی جا رہی ہو تو اس کا واجبی جواب دینا چاہئے۔

☆ مجلس میں اللہ کا اور نیک باتوں کا ذکر ضرور کیا جائے۔

☆ مجلس میں شگفتہ مزاجی اور ہلکا پھلکا مزاح بھی اختیار کیا جائے تاکہ لوگوں کی دلچسپی میں اضافہ ہو۔

☆ مجلس میں جب ایک مسئلہ طے ہو جائے تب دوسرا مسئلہ پیش کیا جائے۔

☆ مجلس سے بلا عذر و مجبوری اٹھ کر نہ جائیں کیونکہ ایسا شخص بسا اوقات فیض سے محروم رہ جاتا ہے۔

☆ اگر مجلس سے باہر جانا ہو تو صدر مجلس سے اجازت لے کر جائیں۔

☆ مجلس میں اگر کوئی چیز تقسیم کرنی ہو تو دائیں طرف سے تقسیم کرنا شروع کریں۔

☆ مجلس میں ڈکار لینے، جمائیاں لینے، اونگھنے اور ریح خارج کرنے سے پرہیز کریں اور اگر کسی سے ایسی حرکت سرزد ہو تو اس پر نہ ہنسیں۔

☆ مجلس میں ہمیشہ معزز جگہ بیٹھنے کی کوشش نہ کریں۔

☆ مجلس میں جاتے ہوئے خیال رکھیں کہ آپ نے صاف ستھرا لباس پہنا ہو۔

☆ ایسی مجالس میں شوق سے شامل ہوں جن میں بزرگوں اور نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی توفیق ملے۔

☆ ایسی مجالس جہاں اللہ کی آیات اور احکامات کا انکار اور استہزاء کیا جا رہا ہو وہاں نہ بیٹھیں یہاں تک کہ وہ لوگ کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں۔

☆☆☆

محمود کی آمین

حمد وثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں میرے یہی ہے سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا
ہم کو وہی پیارا دلبر وہی ہمارا
اس بن نہیں گزارا غیر اس کے جھوٹ سارا
یہ روز مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

یا رب ہے تیرا احساں میں تیرے دَر پہ قرباں
تو نے دیا ہے ایماں تو ہر زماں نگہباں
تیرا کرم ہے ہر آں تو ہے رحیم و رحماں
یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

کیونکر ہو شکر تیرا تیرا ہے جو ہے میرا
تو نے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا
یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

تیرا یہ سب کرم ہے تو رحمتِ اتم ہے
کیونکر ہو حمد تیری، کب طاقت قلم ہے
تیرا ہوں میں ہمیشہ جب تک کہ دم میں دم ہے
یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

اے قادر و توانا! آفات سے بچانا
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا
غیروں سے دل غنی ہے جب سے ہے تجھ کو جانا
یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رُشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

اے میرے بندہ پرور کر ان کو نیک اختر
رتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر
تو ہے ہمارا رہبر، تیرا نہیں ہے ہمسر
یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

شیطاں سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو
جاں پُر زِ نُور رکھیو دل پُر سرور رکھیو
تو ہے ہمارا رہبر، تیرا نہیں ہے ہمسر
یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

میری دعائیں ساری کریو قبول باری
میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لیکر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

تیری محبت میں پیارے

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ تیرے در پر سے جائیں گے ہم
تری محبت کے جرم میں ہاں جو پیس بھی ڈالے جائیں گے ہم
تو اس کو جانیں گے عین راحت نہ دل میں کچھ خیال لائیں گے ہم
سنیں گے ہرگز نہ غیر کی ہم نہ اس کے دھوکے میں آئیں گے ہم
بس ایک تیرے حضور میں ہی سرِ اطاعت جھکائیں گے ہم
جو کوئی ٹھوکر بھی مارلے گا تو اس کو سہہ لیں گے ہم خوشی سے
کہیں گے اپنی سزا یہی تھی زباں پہ شکوہ نہ لائیں گے ہم
ہمارے حالِ خراب پر گو ہنسی انہیں آج آ رہی ہے
مگر کسی دن تمام دنیا کو ساتھ اپنے رلائیں گے ہم
ہوا ہے سارا زمانہ دشمن ہیں اپنے بیگانے خوں کے پیاسے
جو تو نے بھی ہم سے بے رخی کی تو پھر تو بس مر ہی جائیں گے ہم
یقیں دلاتے رہے ہیں دنیا کو تیری الفت کا مدتوں سے
جو آج تو نے نہ کی رفاقت کسی کو کیا منہ دکھائیں گے ہم
سمجھتے کیا ہو کہ عشق کیا ہے یہ عشق پیار و کٹھن بلا ہے
جو اس کی فرقت میں ہم پہ گزری کبھی وہ قصہ سنائیں گے ہم

ہمیں نہیں عطر کی ضرورت کہ اس کی خوشبو ہے چند روزہ
بوئے محبت سے اس کی اپنے دماغ و دل کو بسائیں گے ہم
ہمیں بھی ہے نسبتِ تلمذ کسی مسیحا نفس سے حاصل
ہوا ہے بے جان گو کہ مسلم مگر اب اس کو جلائیں گے ہم
مٹا کے نقش و نگارِ دیں کو یونہی ہے خوش دشمنِ حقیقت
جو پھر کبھی بھی نہ مٹ سکے گا اب ایسا نقشہ بنائیں گے ہم
خدا نے ہے خضرِ رہ بنایا ہمیں طریقِ محمدی کا
جو بھولے بھٹکے ہوئے ہیں ان کو صنم سے لا کر ملائیں گے ہم
مٹا کے کفرو ضلال و بدعت کریں گے آثارِ دیں کوتازہ
خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اڑائیں گے ہم

نونہالان جماعت

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو
چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو
تاکہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو
جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو
خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو
دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو
تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو
رغبتِ دل سے ہو پابندِ نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصۂ احکام نہ ہو

حسن اس کا نہیں کھلتا تمہیں یہ یاد رہے
دوشِ مسلم پہ اگر چادر احرام نہ ہو
عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو
عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہر گز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو
تم مدبّر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو
ہم نہ خوش ہوں گے کبھی تم میں گر اسلام نہ ہو
بھولیو مت کہ نزاکت ہے نصیبِ نسواں
مرد وہ ہے جو جفاکش ہو گل اندام نہ ہو
یاد رکھنا کہ کبھی بھی نہیں پاتا عزت
یار کی راہ میں جب تک کوئی بدنام نہ ہو
کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو
دشمنی ہو نہ محبانِ محمدؐ سے تمہیں
جو معاند ہیں تمہیں ان سے کوئی کام نہ ہو
اپنی اس عمر کو اک نعمتِ عظمیٰ سمجھو
بعد میں تا کہ تمہیں شکوہ ایّام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو
میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو

☆☆☆

نصاب قمر اطفال

(حصہ دوم)

نصاب قمر اطفال حصہ دوم

12 تا 13 سال کیلئے

1۔نماز باترجمہ مکمل (پہلے حصہ سے ملاحظہ کریں)
2۔نماز قصر۔نماز خوف۔نماز سفر۔فوت شدہ نمازیں۔
3۔قرآن کریم باترجمہ سورۃ فاتحہ‘ سورۃ بقرہ پہلے 4 رکوع تا 8 یاد کرنا
4۔قرآن کریم پارہ نمبر 30 سورۃ زلزال۔العادیات۔القارعہ یاد کرنا
5۔آئمہ فقہ
6۔چہل احادیث 21 تا 40
7۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
8۔صحابہؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
9۔تاریخ احمدیت 1940ء تا 1965ء
10۔اللہ تعالیٰ کے بیس صفاتی نام یاد کرنا
11۔عربی قصیدہ سے شعر نمبر 55 تا 70 ترجمہ کے ساتھ یاد کرنا
12۔سکول کے آداب
13۔فارسی اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام (آٹھ) یاد کرنا
14۔مجدد دین اسلام
15۔نظمیں
i)۔بدرگاہ ذی شان خیر الانام ii)۔ذکر سے بھر گئی ربوہ کی زمین آج کی رات
iii)۔مرد حق کی دعا
16۔قرآئی دعائیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں۔

نماز قصر

چار رکعت والی فرض نماز کو سفر کی حالت میں دو رکعت پڑھیں۔ سنتیں معاف ہیں۔ مگر وِتر اور فجر کی دو سنتیں پڑھنی ضروری ہیں۔ سفر کی حد بندی میں علماء و فقہا کا اختلاف ہے مگر اَلسَّفَرُ سَقَرٌ وَلَوْ كَانَ مِيلاً سفر دوزخ ہے خواہ ایک میل ہی ہو۔ (الحدیث)

لیکن جب کوئی سفر کی نیت کر کے گھر سے چل پڑے تو وہ اپنے شہر کی حدود سے باہر نکلنے پر نماز قصر کرے۔ اگر کسی جگہ پر پندرہ دن یا زیادہ قیام کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے۔

مسافر کو چاہئے کہ مقیم امام کے پیچھے پوری نماز پڑھے۔ اگر مسافر امام ہو تو قصر نماز پڑھائے اور سلام پھیرنے کے بعد مقیم مقتدی اپنی اپنی نماز پوری کریں۔ جو شخص ملازمت یا تجارت یا معمول کی ڈیوٹی وغیرہ کی غرض سے دورہ یا سفر کرتا ہے وہ پوری نماز پڑھے۔

نمازِ جمع

بیماری، سفر، بارش، طوفانِ بادوباراں، سخت کیچڑ اور سخت اندھیرے میں جب کہ مسجد میں بار بار آنے جانے سے دقّت کا سامنا ہو۔ اسی طرح کسی اہم دینی اجتماعی کام کی صورت میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا جا سکتا ہے۔ جماعت سے بھی اور اکیلے بھی جمع تقدیم مثلاً ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر۔ اور جمع تاخیر مثلاً عصر کے وقت میں ظہر و عصر دونوں صورتیں جائز ہیں۔ نمازیں جمع کرنی ہوں تو ایک اذان کافی ہے۔ البتہ اقامت ہر ایک کے لئے الگ الگ ہو۔ بصورت جمع سنتوں کا پڑھنا بھی ضروری نہیں رہتا۔

باجماعت نمازیں جمع کرنے کی صورت میں اگر امام پہلی نماز پڑھانے کے بعد

دوسری نماز پڑھا رہا ہو تو جو شخص بعد میں مسجد آئے۔ اگر اسے معلوم ہو جائے کہ امام کونسی نماز پڑھا رہا ہے۔ تو پھر وہ پہلے اس نماز کو ادا کرے جو امام پڑھا چکا ہے۔ اس کے بعد امام کے ساتھ شامل ہو لیکن اگر اسے معلوم نہیں ہو سکا کہ کونسی نماز ہو رہی ہے اور وہ یہ سمجھ کر شامل ہو جاتا ہے کہ امام کی یہ پہلی نماز ہے تو امام کی نیت کے مطابق اس کی نماز ہو جائے گی اور پھر بعد میں وہ پہلی نماز پڑھ لے۔ بہرحال علم ہو جانے کی صورت میں نمازوں کی ترتیب کو قائم رکھنا ضروری ہے خواہ جماعت ملے یا نہ ملے۔

نمازِ سفر

شروع میں ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں فجر کی طرح دو دو رکعت تھیں۔ لیکن بعد میں سفر کی حالت میں تو یہ دو دو رکعتیں ہی رہیں لیکن اقامت کی حالت میں دوگنی یعنی چار چار رکعت کر دی گئیں۔ اس تبدیلی کی بناء پر مسافر جس کا کسی جگہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو ظہر۔ عصر اور عشاء کی نماز دو دو رکعت پڑھے گا اور مقیم چار چار رکعت پڑھے گا۔ مغرب اور فجر کی رکعتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

اگر انسان کسی ایسے عزیز کے گھر میں مقیم ہے جسے وہ اپنا ہی گھر سمجھتا ہے۔ جیسے والدین کا گھر۔ سسرال کا گھر یا مذہبی مرکز مثلاً مکہ، مدینہ، قادیان اور ربوہ وغیرہ تو قیام کے دوران میں چاہے تو اس رخصت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دو رکعت پڑھے اور چاہے تو پوری نماز یعنی چار رکعت پڑھے۔

سفر میں وتر اور فجر کی دو سنتوں کے علاوہ باقی سنتیں معاف ہو جاتی ہیں۔ نفل پڑھے یا نہ پڑھے یہ انسان کی مرضی پر منحصر ہے۔ سفر میں نمازیں جمع کرنا بھی جائز ہے۔ اگر امام مقیم ہو تو مسافر مقتدی اس کی اتباع میں پوری نماز پڑھے گا اور اگر امام مسافر ہو تو امام دو رکعت پڑھے گا اور اس کے مقیم مقتدی کھڑے ہو کر بقیہ رکعتیں پوری کر کے

سلام پھیریں گے۔ ان بقیہ دو رکعتوں میں وہ صرف سورہ فاتحہ پڑھیں گے۔ دوسری کوئی سورۃ ان کے لئے ضروری نہیں ہوگا۔

فوت شدہ نمازیں

فرض نماز وقت پر پڑھی جائے تو اسے ادا کہتے ہیں لیکن اگر کسی وجہ سے مثلاً بھول جائے یا سویا رہے اور وقت پر نماز نہ پڑھ سکے بلکہ بعد میں کسی وقت پڑھے تو اسے قضاء کہتے ہیں۔ فرض نمازوں کی قضاء واجب ہے جب یاد آئے یا موقع ملے تو رہی ہوئی نماز پڑھ لی جائے۔ عمداً نماز چھوڑنے کا تدارک صرف توبہ و استغفار ہے۔ قضاء میں نمازوں کی ترتیب کو قائم رکھنا بھی ضروری ہے۔ لیکن اگر ترتیب بھول جائے یا فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ سے زیادہ ہو جائے تو پھر ترتیب ضروری نہیں رہتی۔ فجر کی دو سنتوں کے علاوہ باقی کسی اور نماز کی سنتوں کی قضاء نہیں۔

☆☆☆

سورة الزلزال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۱

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے

اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۲

جب زمین اپنے بھونچال سے جنبش دی جائے گی۔

وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا ۳

اور زمین اپنے بوجھ نکال پھینکے گی۔

وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا ۴

اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہوگیا ہے۔

يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا ۵

اُس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی۔

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوۡحٰى لَهَا ۶

کیونکہ تیرے ربّ نے اسے وحی کی ہوگی۔

يَوۡمَئِذٍ يَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا لِّيُرَوۡا اَعۡمَالَهُمۡ ۷

اس دن لوگ پراگندہ حال نکل کھڑے ہونگے۔ تا کہ اُنہیں اُن کے اعمال دکھا دیئے جائیں

فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ ۸

پس جو کوئی ذرّہ بھر بھی نیکی کرے گا وہ اُسے دیکھ لے گا۔

وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۹

اور جو کوئی ذرّہ بھر بھی بدی کرے گا وہ اُسے دیکھ لے گا۔

سورۃ العادیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝۱

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے

وَالۡعٰدِیٰتِ ضَبۡحًا ۝۲

سینے سے آواز نکالتے ہوئے تیز رفتار گھوڑوں کی قسم۔

فَالۡمُوۡرِیٰتِ قَدۡحًا ۝۳

پھر قسم چنگاریاں اُڑاتے ہوئے شعلے اگلنے والوں کی۔

فَالۡمُغِیۡرٰتِ صُبۡحًا ۝۴

پھر ان کی جو صبح دم چھاپہ مارتے ہیں۔

فَاَثَرۡنَ بِہٖ نَقۡعًا ۝۵

پھر وہ اس (حملے) کے ساتھ غبار اُڑاتے ہیں۔

فَوَسَطۡنَ بِہٖ جَمۡعًا ۝۶

پھر وہ اُس (غبار) کے ساتھ ایک جمعیت کے بیچوں بیچ جا پہنچتے ہیں۔

اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوۡدٌ ۝۷

یقیناً انسان اپنے ربّ کا سخت ناشکرا ہے۔

وَاِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ لَشَہِیۡدٌ ۝۸

اور یقیناً وہ اس پر ضرور گواہ ہے۔

وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الۡخَیۡرِ لَشَدِیۡدٌ ۝۹

اور یقیناً مال کی محبت میں وہ بہت شدید ہے۔

اَفَلَا یَعۡلَمُ اِذَا بُعۡثِرَ مَا فِی الۡقُبُوۡرِ ۝۱۰

پس کیا وہ نہیں جانتا کہ جب اُسے نکالا جائے گا جو قبروں میں ہے؟

وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوۡرِ ۝۱۱

اور وہ حاصل کیا جائے گا جو سینوں میں ہے۔

اِنَّ رَبَّہُمۡ بِہِمۡ یَوۡمَئِذٍ لَّخَبِیۡرٌ ۝۱۲

یقیناً اُن کا ربّ اُس دن ان سے پوری طرح باخبر ہوگا۔

سورۃ القارعہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝۱

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے

اَلۡقَارِعَۃُ ۝۲

(خوابِ غفلت سے جگانے والی) ہولناک آواز۔

مَا الۡقَارِعَۃُ ۝۳

وہ ہولناک آواز کیا ہے؟

وَمَاۤ اَدۡرٰٮکَ مَا الۡقَارِعَۃُ ۝۴

اور تجھے کیا سمجھائے کہ وہ ہولناک آواز کیا ہے؟

یَوۡمَ یَکُوۡنُ النَّاسُ کَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ ۝۵

جس دن لوگ پراگندہ ٹڈیوں کی طرح ہو جائیں گے۔

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝٦

اور پہاڑ دُھنکی ہوئی اُون کی طرح ہو جائیں گے۔

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٧

پس وہ جس کے وزن بھاری ہونگے۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٨

تو وہ ضرور ایک پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٩

اور وہ جس کے وزن ہلکے ہونگے۔

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝١٠

تو اُس کی ماں ہاویہ ہوگی۔

وَمَا اَدْرٰكَ مَا هِيَهْ ۝١١

اور تجھے کیا سمجھائے کہ یہ کیا ہے؟

نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١٢

ایک بھڑکتی ہوئی آگ۔

☆☆☆

سُنّت اور حدیث

سنت اور حدیث کے مقام سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے سنت ہے یعنی آنحضرت ﷺ کی عملی کارروائیاں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کر کے دکھائیں مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر لیکن سنت نے سب کچھ کھول دیا ہے۔ یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے۔ کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی مگر سنت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا۔ مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے۔ خدا اور رسول کی ذمہ داری کا فرض صرف دو امر تھے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دے............اور رسول اللہ ﷺ کا یہ فرض تھا کہ خدا کے کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وہ گفتنی باتیں کردنی کے پیرایہ میں دکھلا دیں۔ اور اپنی سنت یعنی عملی کارروائی سے معظلات ومشکلات مسائل کو حل کر دیا............تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے............قرآن خدا کا قول ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اور حدیث سنت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے''۔

(کشتی نوحؑ، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 63)

بیس حدیثیں

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص میری امت کی اصلاح کے لئے چالیس حدیثیں یاد کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن فقیہہ ہونے کی حالت میں اٹھائے گا اور میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

دوسری اور تیسری کتاب میں بیس حدیثیں بیان ہو چکی ہیں۔ اب مزید بیس احادیث یہاں درج کی جاتی ہیں:۔

1۔ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْبِشِقِّ تَمْرَةٍ	جہنم کے عذاب سے بچو خواہ کھجور کا ٹکڑا دیکر
2۔ مَاقَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى۔	تھوڑا مال جو ضرورت پوری کرنے والا ہو زیادہ بہتر ہے اس مال سے جو زیادہ ہو مگر خدا سے غافل کر دے
3۔ اَلرَّاجِعُ فِىْ هِبَتِهٖ كَالرَّاجِعِ فِىْ قَيْئِهٖ۔	اپنی دی ہوئی چیز واپس لینے والا اس شخص کی مانند ہے جو اپنی قے چاٹ لے۔
4۔ اَلْبَلَاءُ مُؤَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ۔	بغیر سوچے سمجھے بولنے کی وجہ سے تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔
5۔ لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔	تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک مَیں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اُسے اسکے ماں باپ، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔
6۔ مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔	جو ہم میں سے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہم میں سے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

7۔ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِى الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔	دو کلمات ایسے ہیں جو زبان کے لئے بولنے آسان ہیں مگر تول میں بہت بھاری ہیں اور خدائے رحمان کو بہت پسند ہیں یعنی سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم
8۔ اِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ۔	جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔
9۔ اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔	غیبت قتل سے زیادہ بری ہے۔
10۔ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ۔	اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اچھا کام وہ ہے جو ہمیشہ جاری رہے چاہے تھوڑا ہو۔
11۔ تَرْكُ الدُّعَاءِ مَعْصِيَةٌ	دعا چھوڑ بیٹھنا گناہ ہے۔
12۔ لَاالْمَهْدِىُّ اِلَّا عِيْسٰى	عیسیٰؑ کے سوا کوئی اور مہدی نہیں۔
13۔ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَانَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِّنْكُمْ۔	تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابنِ مریم نازل ہوں گے اور وہ تم میں سے ہی تمہارے امام ہونگے۔
14۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ	آدمی اس کو ساتھی بناتا ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو۔
15۔ مَاهَلَكَ امْرَءٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ۔	وہ آدمی ہرگز ذلیل و خوار نہیں ہوتا جس نے اپنی حقیقت پہچان لی۔
16۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّاذَنْبَ لَهٗ	گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہوتا ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔

17. قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَ اعْفُوا اللُّحٰی	مونچھیں ترشوایا کرو (یعنی چھوٹی رکھا کرو) اور داڑھیاں چھوڑا کرو (یعنی منڈوایا نہ کرو)
18. اِنَّ جِبْرِیْلَ اَخْبَرَنِیْ اِنَّ عِیْسٰی ابْنَ مَرْیَمَ عَاشَ عِشْرِیْنَ وَمِائَةَ سَنَةٍ۔	حضرت جبریلؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ عیسیٰ ابن مریم ایک سو بیس سال زندہ رہے۔
19. خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔	تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو قرآن مجید سیکھتا اور پھر اسے دوسروں کو سکھاتا ہے۔
20. اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ۔	اپنی اولاد کی عزت کرو اور اچھے رنگ میں ان کی تربیت کرو۔

☆☆☆

سیرۃ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

O نام عبدالرحمٰن O کنیت ابومحمد O والد کا نام عوف

O ۳۰ یا ۳۲ سال کی عمر میں حضرت ابوبکرؓ کے ذریعہ اسلام قبول کیا۔

O پہلے حبشہ ہجرت کی پھر واپس آ کر سب کے ساتھ مدینہ گئے۔

O پیشہ تجارت

O تمام غزوات میں شامل ہوئے۔

O غزوہ اُحد میں بدن پر 20 سے زائد زخم آئے۔

O ...... دومۃ الجندل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے آپ کے سر پر عمامہ باندھا اور عَلَم عطا فرمایا۔

O حضرت ابوبکرؓ کی تیسرے نمبر پر آپؓ نے بیعت کی۔

O حضرت عمرؓ کی شہادت پر خلافت کا مسئلہ آپؓ کی دانائی سے طے ہوا۔

O ۳۱ ہجری کو حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں 75 برس کی عمر میں فوت ہوئے۔

O نماز جنازہ حضرت عثمانؓ نے پڑھائی۔

O جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

O آپؓ میں خوفِ خدا۔ محبت رسول۔ سچائی۔ پاک دامنی۔ رحم۔ فیاضی۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔ یہ سب صفتیں موجود تھیں۔

O آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات کے سفر اور حج وغیرہ میں ساتھ جاتے۔ سواری اور پردہ کا انتظام کرتے اور ہر قسم کی ضروریات کا خیال کرتے۔

O ایک دفعہ آپؓ کا تجارتی قافلہ مدینہ آیا تو اس میں سات سو اونٹوں پر صرف گیہوں اور آٹا وغیرہ تھا۔ آپؓ نے پورا قافلہ مع غلہ اور اونٹوں اور کجاوہ کے راہِ خدا میں دے دیا۔

- ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی ترغیب دی۔ آپ نے اپنا نصف مال یعنی چار ہزار درہم پیش کیے۔
- دو بار چالیس چالیس ہزار دینار وقف کئے۔
- جہاد کے لئے پانچ سو گھوڑے اور پانچ سو اونٹ حاضر کئے۔
- عام صدقات وخیرات کا یہ حال تھا کہ ایک ایک دن میں تیس تیس غلام آزاد کر دیئے۔
- وفات کے وقت پچاس ہزار دینار اور ایک ہزار گھوڑے راہ خدا میں وقف کئے۔
- اُمہات المومنین کے لئے ایک باغ کی وصیت کی جو چار لاکھ درہم میں فروخت ہوا۔
- نماز نہایت خشوع وخضوع سے پڑھتے۔ نماز ظہر کے وقت فرض سے پہلے دیر تک نوافل پڑھتے۔
- کثرت سے روزے رکھتے۔
- بارہا حج کے لئے تشریف لے گئے۔
- اصل ذریعہ معاش تجارت تھا۔ بعد میں کھیتی کا کام بھی بڑے پیمانہ پر کرنے لگے۔
- دسترخوان نہایت وسیع تھا۔ لیکن پر تکلف نہ تھا۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الجراح

☆ آپؓ کا نام عبداللہ بن الجراح تھا۔

☆ آپؓ کا لقب ''امین الاُمت'' تھا۔

☆ آپؓ کے والد بحالت کفر غزوہ بدر میں اپنے بیٹے ابو عبیدہ کے ہاتھوں قتل ہوئے۔

☆ آپؓ کی والدہ مسلمان ہوگئی تھیں۔ اور ان کا شمار صحابیات میں ہوتا ہے۔

☆ آپؓ کا شمار ان صحابہ کرامؓ میں ہوتا ہے جو اپنی کنیت سے مشہور ہوئے۔ آپؓ السابقون الاوّلون اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔

☆ مدینہ ہجرت کی تو کلثومؓ بن ہدم کے ہاں قیام فرمایا۔ حدیبیہ ۶ ھ کے صلح نامے میں بھی ان کے دستخط بطور گواہ شامل تھے۔

☆ آپؓ نے ذات السلاسل، سیف البحر اور غزوۃ الفتح میں بھی حصہ لیا۔

☆ آخری غزوہ میں فوج کے ایک حصہ کی امارت ان کے سپرد تھی۔ ۹ ھ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو نجران تبلیغ اسلام اور صدقات کی وصولی کے لئے روانہ کیا۔ اسی موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو امین الامت کہا۔

☆ حضرت ابوبکرؓ نے آپ کو حمص کی فتح کے لئے نامزد فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے آپ کو شام میں مسلمانوں کی فوج کے سپہ سالار اعظم مقرر فرمایا۔ حضرت ابو عبیدہؓ کا تقویٰ، انکی سادگی اور زہد، تواضع، انکساری، شجاعت اور ہمت، ایثار، رحم دلی اور زندہ دلی صحابہؓ میں نمایاں تھی۔

☆ آپؓ کی وفات طاعون کی وبا سے ہوئی۔ حضرت معاذ بنؓ جبل نے تجہیز وتکفین کا بندوبست کیا۔

سیرۃ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

☆ نام سعد ☆ کنیت ابواسحٰق ☆ والد کا نام مالک

☆ والد کی کنیت ابو وقاص

☆ زہری خاندان سے تھے۔

☆ رشتہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں تھے۔

☆ اُنیس برس کی عمر میں حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ آ کر بیعت کی۔

☆ آپؓ کے قبول اسلام پر والدہ نے دباؤ ڈالنے کے لئے بات چیت اور کھانا پینا چھوڑ دیا۔ مگر آپ نے ثابت قدمی دکھائی۔

☆ قبول اسلام کے بعد مکہ میں رہ کر ہر قسم کی سختیاں جھیلتے رہے۔

☆ مکہ کی ویران گھاٹیوں میں چھپ کر عبادت کرتے رہے۔

☆ اسلام لانے کے بعد ہجرت تک مکہ میں ہی مقیم رہے۔

☆ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو ہجرت مدینہ کا حکم دیا تو آپؓ بھی مدینہ چلے گئے اور اپنے بھائی عتبہ کے مکان پر ٹھہرے۔

☆ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

☆ غزوہ بدر میں کفار کے سردار سعید بن العاص کو تلوار سے مارا اور اس کی تلوار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو عنایت فرمائی۔

☆ جنگِ اُحد میں دشمنوں کے اچانک حملہ کے وقت آپ ثابت قدم صحابہؓ میں شامل تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کو اپنے ترکش سے تیر نکال کر دیئے تا کہ دشمنوں پر چلائیں۔ آپؓ تیر اندازی میں کمال رکھتے تھے۔

☆ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سعدؓ کے سوا کسی کے لئے فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ کہتے نہیں سنا۔

☆ حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مکہ پہنچ کر سخت علیل ہو گئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے تشریف لائے تو عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس مال بہت ہے اور صرف ایک لڑکی وارث ہے۔ اگر اجازت ہو تو دو ثلث مال کار خیر میں دیدوں۔ ارشاد ہوا نہیں۔ پھر عرض کیا نصف سہی۔ حکم ہوا نہیں۔ فرمایا صرف ایک ثلث اور یہ بھی بہت ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ کر جاؤ کہ وہ کسی کے سامنے دستِ سوال نہ پھیلائیں۔

☆ جب بیماری زیادہ بڑھی تو رونے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا روتے کیوں ہو۔ عرض کیا معلوم ہوتا ہے کہ جس سرزمین کو خدا اور رسول کی محبت میں چھوڑا تھا۔ وہیں کی خاک ہونا ہے۔ آپ ﷺ نے تسلی دی اور دعا کی اور پھر فرمایا اے سعدؓ! تم اس وقت تک نہیں مرو گے جب تک تم سے ایک قوم کو نقصان، دوسری کو نفع نہ پہنچ لے۔ اس پر

آپؓ خوش ہوئے۔

☆ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر سب صحابہؓ کے ساتھ بیعت کی۔

☆ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ میں قادسیہ فوج بھیجی جس کا سردار آپؓ کو مقرر کیا اور آپؓ لشکر کو لے کر قادسیہ پہنچے۔

☆ لڑائی سے قبل 14 آدمی منتخب کر کے مدائن روانہ کئے تا کہ شاہ ایران کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں۔ وفد نے پہلے اسلام کی دعوت دی جب وہ نہ مانا تو اسے کہا کہ ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی یاد دلاتے ہیں کہ ایک دن تمہاری زمین ہمارے قبضہ میں آئے گی۔ وہ نہایت غصہ میں آیا اور مٹی منگوا کر کہا کہ لو یہ تم کو ملے گی۔ عمرو بن معدی کرب نے اس کو اپنی چادر میں لے لیا اور حضرت سعدؓ کے پاس آئے اور سامنے رکھ کر کہا فتح مبارک ہو۔ دشمن نے خود اپنی زمین ہم کو دے دی۔

☆ جنگ قادسیہ میں فتح کے بعد بابل، بہدہ شیر اور مدائن پر بھی قبضہ کر لیا۔ آپؓ مدائن کے حاکم مقرر ہوئے۔

☆ حضرت عمرؓ کی اجازت سے مدائن سے کچھ فاصلے پر ایک شہر بسایا جس کا نام کوفہ رکھا۔ اس میں عربوں کو آباد کیا وہاں ایک عظیم الشان مسجد بنوائی جس میں 40 ہزار مسلمان نماز پڑھ سکتے تھے۔ ایک چھاؤنی بنوائی جس میں ایک لاکھ فوج رہتی تھی۔

☆ 55 ہجری میں بمقام عُقیق انتقال ہوا۔ لاش مدینہ لائی گئی۔ مسجد نبوی ﷺ میں نماز جنازہ پڑھی گئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ وفات کے وقت عمر 70 برس سے زائد تھی۔

☆ حضرت عمرؓ نے آپ کی سچائی کے متعلق فرمایا اگر یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث روایت کریں تو اس کے متعلق کسی دوسرے سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆ خوف خدا۔ محبت رسول۔ پرہیزگاری۔ بے نیازی۔ خاکساری یہ اوصاف کامل طور پر تھے۔

☆ غزوات میں عموماً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ مبارک کا پہرہ دیتے تھے۔

☆ ابتداء میں تنگی کی یہ حالت تھی کہ درخت کے پتے کھا کھا کر گزارا کرتے رہے۔
☆ ایران کے مالِ غنیمت میں سے حصہ ملا۔
☆ زراعت کا مشغلہ بھی تھا۔
☆باوجود دولت مند ہونے کے غذا اور لباس کی سادگی میں کوئی فرق نہ آیا۔

سیرۃ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

☆نام: طلحہؓ ☆کنیت: ابو محمد ☆لقب: خیر و فیاض
☆والد کا نام: عبداللہ
☆ذریعہ معاش: تجارت
☆ حضرت طلحہؓ جب اسلام لائے اس وقت سات افراد مسلمان ہوئے۔ اسلام لانے کے بعد آپ کے بھائی عثمان نے آپ کو اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ایک رسی میں باندھ کر مارا۔ مگر آپؓ ثابت قدم رہے۔
☆ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو راستہ میں آپؓ نے ہر دو کو کپڑے پیش کئے۔
☆ حضرت طلحہؓ نے مکہ پہنچ کر تجارتی کاروبار سے فراغت حاصل کی اور حضرت ابوبکرؓ کے اہل و عیال کو لے کر مدینہ آئے۔
☆ آپؓ سوائے غزوہ بدر کے تمام غزوات میں شریک رہے۔
☆ غزوہ بدر کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے شام کی طرف قریش کے قافلہ کی تحقیق کے لئے گئے واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ بھی عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم جہاد کے ثواب سے بھی محروم نہ رہو گے اس واسطے آپؓ بدری صحابی بھی ہیں۔

☆ جنگ اُحد میں کفار کے اچانک حملہ کے وقت دس بارہ صحابہ میں آپؓ بھی شامل تھے۔ تیر اپنے ہاتھ پر لیتے رہے۔
☆ حضرت طلحہؓ کے بدن پر ستر سے زائد زخم آئے۔
☆ حضرت عمرؓ آپؓ کو صاحبِ اُحد فرمایا کرتے تھے۔
☆ ۹ ہجری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ قیصر روم بڑی تیاری سے عرب پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان جنگ کے لئے صدقات کی تحریک کی۔ آپؓ نے بھی ایک بڑی رقم پیش کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو فیاض کا لقب دیا۔
☆ ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔
☆ جنگ جمل میں پہلے حضرت عائشہؓ کی طرف سے شریک ہوئے بعد میں حضرت علیؓ کے کہنے پر کنارہ کشی کی۔
☆ مروان نے ایک تیر آپؓ کے مارا۔ جو آپؓ کے پاؤں پر لگا اسی سے آپؓ نے 64 برس کی عمر میں شہادت پائی۔
☆ غزوہ تبوک میں آپؓ نے جنگ کے مصارف کے لئے بہت بڑی رقم دی۔ محتاجوں کی مدد کرتے۔ لڑکیوں اور بیوہ عورتوں کی شادیاں کرواتے۔ قرض داروں کا قرض ادا کرتے۔ نومسلموں کی مدد کرتے۔
☆ تجارت کے علاوہ مدینہ آ کر کاشتکاری بھی شروع کر دی۔
☆ روزانہ اوسط آمدنی ایک ہزار دینار تھی۔
☆ لباس اور خوراک معمولی ہوتی۔
☆ آپؓ کا دسترخوان وسیع ہوتا۔ مگر کھانے پُر تکلف نہ ہوتے۔

سیرۃ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

☆ نام: زبیرؓ ☆ کنیت: ابوعبداللہ

☆ لقب: حواری رسول ﷺ

☆ والد کا نام: عوّام

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے حقیقی بھتیجے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے داماد تھے۔ سولہ برس کی عمر میں اسلام قبول کیا۔

☆ آپؓ سے قبل پانچ چھ افراد مسلمان ہوئے۔

☆ قبول اسلام کے بعد ایک دفعہ کسی نے مشہور کر دیا کہ مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر لیا ہے۔ آپؓ ننگی تلوار لئے مجمع کو چیرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ زبیر! یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ میں نے یہ سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گرفتار کر لئے گئے۔ آپ نہایت خوش ہوئے اور حضرت زبیرؓ کے لئے دعائے خیر فرمائی۔

☆ اسلام لانے کے بعد آپ کے چچا نے نہایت سختی کی۔ مارا پیٹا اور چٹائی میں باندھ کر دھونی دیتے کہ دم گھٹنے لگتا۔ تا کہ اسلام چھوڑ دیں۔ مگر آپؓ ثابت قدم رہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

☆ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت فرمائی تو آپؓ بھی حبشہ سے مدینہ آ گئے۔

☆ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

☆ غزوہ بدر میں نہایت دلیری سے لڑے جس طرف رخ کرتے کفار کی صف تہ تیغ کر دیتے۔

☆ غزوہ اُحد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر برستے تیر اپنے ہاتھ پر لیتے رہے تا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچیں۔

☆ فتح مکہ کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو علم بردار مقرر فرمایا۔

☆ ایک گھاٹی میں غزوہ حنین میں کفار کی ایک بڑی تعداد چھپی ہوئی تھی آپ نے نہایت دلیری سے لڑتے ہوئے اسے خالی کروایا۔

☆ طائف اور تبوک کی لڑائیوں میں شریک ہوئے۔

☆ حجۃ الوداع میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

☆ حضرت عمرؓ کے دور میں جنگ یرموک میں شرکت کی۔ اسکندریہ کی فتح میں نمایاں کام کیا۔ حضرت علیؓ کے دور میں جنگ جمل کے فتنہ سے بچنے کے لئے بصرہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راہ میں عمرو بن جرموز نے نماز ظہر میں سجدہ کی حالت میں آپؓ کو شہید کیا۔

☆ ۳۶ ہجری میں شہید ہوئے۔ چونسٹھ سال عمر پائی۔

☆ نہایت متقی۔ پرہیزگار۔ حق پسند۔ سخی۔ ایثار کرنے والے۔ دل میں خدا خوفی ہوتی تھی۔ خطرات کی بالکل پرواہ نہ کرتے تھے۔ لوگ اپنے مرنے پر اپنے مال و متاع کا آپؓ کو محافظ بناتے تھے۔

☆ آپؓ کے ایک ہزار غلام تھے۔ وہ اجرت پر کام کرتے تھے جو آمد ہوتی وہ سب رقم خیرات کر دیتے۔

☆ آپؓ کا ذریعہ معاش تجارت تھا۔

☆ آپؓ کی جائیداد کا اندازہ پانچ کروڑ درہم یا دینار تھا۔

☆ آپؓ زراعت بھی کرتے تھے۔

☆ باوجود امارت کے خوراک بہت سادہ اور معمولی لباس پہنتے تھے۔

☆☆☆

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ

آپؓ حضرت سیدہ نصرت جہاں صاحبہ حرم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد ماجد تھے۔آپؓ 1846ء کو پیدا ہوئے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے نانا تھے۔ آپؓ نے 19 ستمبر 1924ء کو قادیان میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔آپؓ انتہائی سادہ اور متقی بزرگ تھے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ

آپؓ 18 جولائی 1881ء کو پیدا ہوئے۔آپؓ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ حرم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چھوٹے بھائی تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص 313 رفقاء میں سے آپ کا نمبر 70 تھا۔

آپؓ شاعر بھی تھے آپؓ کی کتاب بخارِ دل ہے۔آپ نے 18 جولائی 1947ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ

آپؓ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ماموں تھے۔8 ستمبر 1890ء کو پیدا ہوئے۔آپؓ نے حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ اور حضرت حافظ روشن علیؓ صاحب جیسے نامور اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔آپؓ علم حدیث میں خاص مقام رکھتے تھے۔حضرت مسیح موعود

علیہ السلام کی آخری بیماری میں وصال تک خدمت کی توفیق پائی۔آپؓ نے 17 مارچ 1944ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ

آپؓ یکم جنوری 1895ء کو پیدا ہوئے۔آپؓ حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ آف مالیرکوٹلہ کے صاحبزادے ہیں۔آپؓ پیدائشی احمدی تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے چھوٹی صاحبزادی نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی شادی آپؓ سے ہوئی۔

آپؓ نے 18 ستمبر 1961ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ

پیدائش:1862ء۔بیعت:1901ء وفات:23 جون 1937ء

آپؓ حضرت سیدہ اُم طاہر حرم محترم سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے والد ماجد اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نانا تھے۔1920ء میں سینئر سب اسسٹنٹ سرجن کے عہدہ سے ریٹائرمنٹ کے بعد مستقل قادیان میں رہائش اختیار کی۔آپؓ کا شمار جماعت احمدیہ کے ممتاز اہلِ کشوف والہام بزرگان میں ہوتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی بیماری کے باوجود آپؓ نے اپنی صاحبزادی سیدہ مریم صاحبہ کا نکاح ان سے منظور کیا بعد ازاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح فرمایا اور سیدہ موصوفہ حضرت سیدہ ام طاہر کے نام سے جماعت معروف ہیں۔

آپؓ نہایت پاک نفس تھے جن کا وجود سراسر برکت تھا۔آپؓ کے صاحبزادے خدا تعالیٰ کے فضل سے ممتاز جماعتی عہدوں پر فائز رہے ہیں۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ

صاحبِ کشوف رؤیا اور مستجاب الدعوات بزرگ

آپؓ 1877ء اور 1879ء کے درمیانی عرصہ میں پیدا ہوئے۔ 1897ء میں بیعت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے آپؓ کو لاہور مربی سلسلہ مقرر فرمایا۔ آپؓ نے اپنے حالاتِ زندگی ''حیاتِ قدسی'' میں محفوظ کئے۔ آپؓ نے 16 دسمبر 1963ء کو وفات پائی۔ آپؓ ایک صاحب کشف والہام بزرگ تھے۔ آپؓ اُردو اور پنجابی زبان کے شاعر تھے۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ

آپؓ 1879ء میں پیدا ہوئے۔ احمدیت قبول کرنے سے قبل ہندو مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ اور ہریش چندر نام تھا۔ 1894ء میں احمدیت قبول کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپؓ کا اسلامی نام عبدالرحمٰن تجویز فرمایا تقسیم ملک کے بعد آپؓ کو درویش بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔

آپ نے 1961ء میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں وفات پائی۔

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ

آپؓ 1878ء میں پیدا ہوئے اور 1899ء میں بیعت کی۔ 1914ء میں برطانیہ کے پہلے مبلغ کے طور پر تشریف لے گئے اور لندن مشن کی بنیاد رکھی۔

1921ء میں آپؓ مجاہدین ملکانہ کے امیر تھے۔ ملکانہ کے علاقہ میں ہندوؤں نے مسلمانوں کو ہندو بنانا شروع کیا تو اس کی روک تھام کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مجاہدین وہاں بھجوائے۔

آپ نے 1960ء میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

حضرت حافظ روشن علی خان صاحب رضی اللہ عنہ

آپؓ 1883ء میں پیدا ہوئے۔ 1900ء میں بیعت کی۔ علم قرآن حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّلؓ سے حاصل کیا اور حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہم جماعت تھے۔ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری اور حضرت مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی آپؓ کے شاگرد تھے۔

آپؓ فقہ احمدیہ کے مصنف تھے۔ آپؓ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپؓ کو حضرت مولوی عبدالکریم ثانی قرار دیا۔

آپؓ 23 جون 1929ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے آپؓ کی نماز جنازہ حضرت مولوی شیر علیؓ صاحب نے پڑھائی جو اس وقت امیر مقامی قادیان تھے۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سری نگر کشمیر تشریف لے گئے ہوئے تھے)

☆☆☆

تاریخ احمدیت سال 1940ء تا 1965ء

۱۹۴۰ء

۲۶ جنوری: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی قائم کردہ ہجری شمسی تقویم پہلی دفعہ الفضل میں شائع ہوئی اور پھر یہ کیلنڈر جماعت میں رائج ہو گیا۔

۱۹ فروری: اپنے عقیدہ کے بارے میں حضورؓ کی تقریر بمبئی ریڈیو اسٹیشن سے پڑھ کر سنائی گئی۔

۲۶ جولائی: حضورؓ نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ قائم کی۔

۷۔اگست: انگلستان میں پہلا مناظرہ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ایک پادری سے کیا۔

۲۰۔اکتوبر: احمدیہ بیت الذکر سرینگر کشمیر کی بنیاد رکھی۔

۱۹۴۱ء

۱۳ جنوری: سلطان زنجبار کو احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

۲۵ مئی: حضورؓ نے لاہور ریڈیو اسٹیشن سے ''عراق کے حالات پر تبصرہ'' کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جسے دہلی اور لکھنؤ کے ریڈیو اسٹیشن سے بھی نشر کیا گیا۔

۲۴ اگست: بیت الاحمدیہ کوئٹہ کی بنیاد رکھی گئی۔

۱۲ دسمبر: حضورؓ نے رؤیا بیان فرمائی جس میں بتایا گیا تھا کہ حضورؓ کو مستقبل میں ہجرت کرکے پہاڑیوں کی وادی میں تنظیم کی غرض سے نیا مرکز قائم کرنا پڑے گا۔

۱۹۴۲ء

۱۱ مئی: مصر کے علامہ محمود شلتوت کا فتویٰ وفات مسیح کے بارہ میں ہفتہ وار ''الرسالہ'' میں

شائع ہوا۔

۲۲ مئی: حضورؓ نے غرباء کے لئے پانچ سو من غلہ کا مطالبہ فرمایا۔ جماعت نے پندرہ سو من غلہ پیش کردیا۔

۲۷ نومبر: حضورؓ نے جماعت کو سینما بینی اور ریڈیو کے بداثرات سے بچنے کی نصیحت فرمائی۔

۱۹۴۳ء

۲۹ جنوری: حضورؓ نے وقف زندگی اسکیم برائے دیہاتی مبلغین جاری فرمائی۔

۱۲ مارچ: لیگوس نائیجیریا کی پہلی بیت الذکر کی بنیاد رکھی گئی۔

اپریل: حضورؓ نے مجلس مشاورت کے دوران مخلوط تعلیم کی ممانعت فرمائی

اگست: حضورؓ نے بنگال اور اڑیسہ کے قحط زدگان کی مدد کے لئے تحریک فرمائی۔ اسی سال حضورؓ نے افتاء کمیٹی قائم کی۔

۱۹۴۴ء

۵،۶ جنوری کی درمیانی شب اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں حضورؓ پر مصلح موعود ہونے کا انکشاف فرمایا۔

۲۸ جنوری: حضورؓ نے پہلی دفعہ مصلح موعود کے بارہ میں پیشگوئی کا مصداق ہونے کا دعویٰ فرمایا۔

۲۹ جنوری: قادیان میں پہلی بار یوم مصلح موعود منایا گیا۔

۴ جون: تعلیم الاسلام کالج قادیان کا حضورؓ نے افتتاح فرمایا۔

۲۴ نومبر: حضورؓ نے تحریک جدید کے پہلے دس سالہ دور کے اختتام پر دفتر دوم کی بنیاد رکھی۔

۲۵ دسمبر: مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پہلے سالانہ اجتماع کا افتتاح بیت اقصیٰ قادیان میں حضورؓ نے فرمایا۔

۱۹۴۵ء

۵ جنوری: حضورؓ نے تحریک فرمائی کہ ہر احمدی خاندان اپنے لئے لازمی کرے کہ وہ کسی فرد کو خدمت دین کے لئے وقف کرے گا۔

یکم فروری: حضورؓ نے ۲۲ واقفین زندگی کو بیرونی ممالک میں بھجوانے اور نو واقفین کو علوم دینیہ کی اعلیٰ تعلیم دلانے کے لئے منتخب فرمایا۔

فروری: حضورؓ نے بیرون ہند کے جملہ تبلیغی مشن تحریک جدید کے سپرد کر دیئے۔

۱۰۔اگست: حضورؓ نے جاپان میں ایٹم بم کے استعمال کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔اسی سال ضلع وار نظام کے تحت پہلی دفعہ حضورؓ نے آٹھ امراء اضلاع مقرر کئے۔

۱۹۴۶ء

۳مئی: سیرالیون کی پہلی مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔

۱۷مئی: فرانس میں احمدیہ مشن کا قیام۔

۱۰جون: احمدیہ مشن سپین کا احیاء ہوا

۱۸۔اکتوبر: تحریک جدید کی رجسٹریشن ہوئی۔اس کا پورا نام تحریک جدید انجمن احمدیہ رکھا گیا۔

اکتوبر: جنوبی افریقہ میں مشن کی بنیاد رکھی گئی۔اسی سال سوئٹزر لینڈ میں احمدیہ مشن قائم ہوا۔

۱۹۴۷ء

۳۱۔اگست: حضورؓ نے قادیان سے پاکستان کی طرف ہجرت فرمائی اور لاہور پہنچے۔

یکم ستمبر: حضورؓ نے لاہور میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی بنیاد رکھی۔

۳ستمبر: لوائے احمدیت قادیان (ہندوستان) سے لاہور (پاکستان) پہنچایا گیا۔

۷ستمبر: پاکستان میں پہلی مجلس مشاورت کا انعقاد ہوا۔

۵ستمبر: حضورؓ نے پاکستان میں پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

۱۵ستمبر: پاکستان میں روزنامہ الفضل کا اجراء۔

۴۔اکتوبر: آزاد کشمیر کی بنیاد رکھی گئی۔پہلے صدر غلام نبی گلکار انور بنے۔

۱۸۔اکتوبر: پاکستان میں جماعت احمدیہ کے مرکز کے قیام کے لئے حضورؓ نے اراضی ربوہ کا سفر اختیار فرمایا۔

۲۷، ۲۸ دسمبر: پاکستان میں جماعت کا پہلا جلسہ سالانہ لاہور میں منعقد ہوا۔

۱۹۴۸ء

۳مارچ: اُردن میں احمدیہ مشن کا قیام۔

جون: کشمیر میں ملکی دفاع کے لئے جماعت کی طرف سے فرقان بٹالین قائم ہوئی جو ۱۹۵۰ء تک رہی۔

۵۔اگست: صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے حکومت سے اراضی ربوہ کا قبضہ حاصل کیا۔

۲۰ستمبر: حضورؓ نے ربوہ کا افتتاح فرمایا۔

۷نومبر: حضورؓ نے ربوہ میں پہلی پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔

۱۳نومبر: فرانس میں جماعت احمدیہ کا پہلا پبلک جلسہ منعقد ہوا۔

۷دسمبر: ربوہ میں پہلی عارضی عمارت کی بنیاد رکھی گئی۔

۱۹۴۹ء

۲۰ جنوری: جرمنی میں احمدیہ مشن کا قیام ہوا۔

یکم فروری: ربوہ کا نقشہ تیار کیا گیا۔

۲ فروری: مسقط میں احمدیہ مشن کا قیام ہوا۔

٢٧ فروری: حضورؓ فرقان فورس کے مجاہدوں کا جائزہ لینے کے لئے محاذِ کشمیر پر تشریف لے گئے۔

فروری: گلاسگو میں احمدیہ مشن کا قیام ہوا۔

یکم اپریل: ربوہ میں گاڑیوں کی آمدورفت کا آغاز۔

١٥، ١٦، ١٧ اپریل: ربوہ میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

٢٧۔اگست: لبنان میں احمدیہ مشن کا قیام ہوا۔

١٩ستمبر: حضورؓ مستقل رہائش کے لئے ربوہ تشریف لے آئے۔

٣١ اکتوبر: حضورؓ نے مسجد مبارک ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا۔

٣٠، ٣١ اکتوبر: مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ربوہ میں پہلا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔حضورؓ نے مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت خود سنبھالی۔

١١ نومبر: کمپنی باغ سرگودھا میں حضورؓ کا جلسہ عام سے خطاب۔

١٠ دسمبر: ربوہ میں جامعۃ المبشرین کا قیام ہوا۔

١٩٥٠ء

٣٠ جنوری: بیرون پاکستان جماعت احمدیہ کی طرف سے پہلا کالج غانا میں جاری ہوا۔

مارچ: ربوہ میں باقاعدہ ریلوے اسٹیشن بن گیا۔

٣١ مئی: حضورؓ نے مندرجہ ذیل مرکزی عمارات کا سنگِ بنیاد رکھا۔

قصرِ خلافت، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریک جدید، دفتر لجنہ اماء اللہ، تعلیم الاسلام ہائی سکول۔

١٩٥١ء

٢٣ مارچ: حضورؓ نے مسجد مبارک ربوہ میں پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرما کر افتتاح کیا۔

٢١ مئی: ربوہ میں ٹیلیفون کا اجراء ہوا۔ پہلا فون امیر جماعت احمدیہ قادیان کو کیا گیا۔

١٤ جون: حضورؓ نے جامعہ نصرت ربوہ کا افتتاح فرمایا۔

٦ اگست: تحریک جدید کا سیلون میں احمدیہ مشن قائم ہوا۔اسی سال ٹرینی ڈاڈ میں احمدیہ مشن قائم ہوا۔

١٩٥٢ء

٦ فروری: حضورؓ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دفتر کا سنگِ بنیاد رکھا اور ١٥ اپریل کو افتتاح فرمایا۔

مئی: خلافت لائبریری کا قیام عمل میں آیا جو قصرِ خلافت کے ساتھ ایک پختہ عمارت میں قائم ہوئی۔

٣٠ جون: حضورؓ بیت المبارک سے ملحق قصر خلافت کی عمارت میں منتقل ہوئے۔

اکتوبر: مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے رسالہ ''خالد'' جاری ہوا۔

٢٨ دسمبر: حضورؓ نے جلسہ سالانہ پر ''تعلق باللہ'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

١٩٥٣ء

٢٧ فروری: حضورؓ نے ''الشرکۃ الاسلامیہ'' کے قیام کا اعلان کیا۔

٢٨ فروری: حضورؓ نے مسجد مبارک میں سورہ مریم سے درس قرآن کریم کا آغاز فرمایا جو بعد میں تفسیر کبیر جلد چہارم کی شکل میں شائع ہوا۔

یکم اپریل: فسادات پنجاب کی وجہ سے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمدؓ صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؓ صاحب کو گرفتار کر لیا گیا۔

١٢۔اپریل: حضورؓ نے صدر انجمن احمدیہ کراچی کے قیام کا اعلان کیا۔

٢٠۔اپریل: حضورؓ نے ''اورنٹیل اینڈ ریلجئس چلشنگ کارپوریشن'' قائم فرمائی۔

١٤ مئی: سواحیلی ترجمہ قرآن کی اشاعت ہوئی۔ پہلا مجلد نسخہ حضورؓ کی خدمت میں بھیجا گیا۔

۲۵ جون: حضورؓ نے ''فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ'' ربوہ کا افتتاح فرمایا۔

۲۶ جون: حضورؓ نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور اس کے ہوسٹل کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور کالج کی بنیاد میں دارالمسیح قادیان کی اینٹ نصب فرمائی۔

۱۹ نومبر: حضورؓ نے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر کا افتتاح فرمایا۔

۲۷ نومبر: حضورؓ نے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے انیس سالہ دور اوّل کے اختتام اور انیس سالہ دور ثانی کے شروع ہونے کا اعلان فرمایا۔

نومبر: ڈچ ترجمہ قرآن شائع ہوا۔

۲۸ دسمبر: حضورؓ نے جلسہ سالانہ پر ''سیر روحانی'' کے سلسلہ کی تقریر ''عالم روحانی کا نوبت خانہ'' کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ اسی سال برما میں احمدیہ مشن قائم ہوا۔

۱۹۵۴ء

۲۷ جنوری: حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے جماعت کے ایک وفد نے گورنر جنرل پاکستان غلام محمد صاحب کو ولندیزی ترجمہ قرآن کا تحفہ پیش کیا

۲۲ فروری: حضورؓ نے مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور کا سنگ بنیاد رکھا۔

۱۰ مارچ: مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر حضورؓ پر ایک شخص عبدالحمید نے قاتلانہ حملہ کیا۔

۱۵ مارچ: ایک سال کے جبری تعطل کے بعد لاہور سے ''الفضل'' کا اجراء دوبارہ عمل میں آیا۔

۲۱ مئی: حضورؓ نے قاتلانہ حملہ کے بعد پہلا جمعہ پڑھایا۔

۷۔ اکتوبر: چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب عالمی عدالت کے صدر منتخب ہوئے۔

۷ نومبر: حضورؓ نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا صدر مقرر فرمایا۔

۶ دسمبر: تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی عمارت کا افتتاح۔

۲۶ دسمبر: حضورؓ نے ''سیر روحانی کے سلسلہ میں جلسہ سالانہ پر عالم روحانی کے دفاتر'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

۱۹۵۵ء

۳ فروری: حضورؓ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تصنیف ''حقیقۃ الوحی'' کے اصل قلمی مسودہ کے آٹھ صفحات بطور تبرک جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کو بھجوائے۔

۲۹۔ اپریل: حضورؓ دوسرے دورہ یورپ کے سلسلہ میں کراچی سے روانہ ہوئے۔

۳۰ اپریل: حضورؓ دمشق کے ہوائی اڈہ پر اترے۔

۲۲ مئی: حضورؓ نے محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کو تاریخ احمدیت لکھنے کا ارشاد فرمایا۔

۱۸ جون: حضورؓ ہیگ (ہالینڈ) پہنچے۔

۲۶ جون: جرمنی کے ایک بہت بڑے مستشرق KAMAOUR نے حضورؓ کے ہاتھ پر احمدیت قبول کی۔ حضورؓ نے ان کا نام زبیر رکھا۔

۲۲ جولائی: لندن میں مربیان کی عالمی کانفرنس حضورؓ کی زیر صدارت شروع ہوئی اور ۲۴ جولائی کو ختم ہوئی۔

۲۷ جولائی: مالٹا کے ایک انجنیئر نے حضورؓ کی بیعت کر کے مالٹا میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

۳۰ جولائی: حضورؓ نے لندن میں ڈسمنڈ شا سے ملاقات فرمائی۔

۲۵ ستمبر: حضورؓ دوسرے سفر یورپ کے بعد ربوہ تشریف لائے۔

۹ دسمبر: ہیگ (ہالینڈ) میں مسجد کا افتتاح۔ اسی سال سوئٹزرلینڈ میں تحریک جدید کے تحت مشن قائم ہوا۔

۱۹۵۶ء

۱۹۔اکتوبر: حضورؓ نے مجلس خدام الاحمدیہ کا موجودہ عہد نامہ تجویز فرمایا۔

اکتوبر: تفسیر کبیر سورۃ الکافرون تا سورۃ الناس شائع ہوئی۔

۲۷ دسمبر: جلسہ سالانہ پر نظامِ آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر کے عنوان پر حضورؓ کا خطاب

اسی سال برما میں بیت الذکر اور مشن ہاؤس کی تعمیر ہوئی۔

لائبیریا اور فلپائن میں مراکز کا قیام۔

حضورؓ نے دفتر انصار اللہ مرکزیہ اور فضل عمر ہسپتال کا سنگِ بنیاد رکھا۔

۱۹۵۷ء

۲۲ فروری: ہمبرگ میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔

۱۵ مارچ: مسجد احمدیہ دارالسلام (تنزانیہ) کا افتتاح۔

۲۲ جون: مسجد احمدیہ ہمبرگ کا افتتاح۔

جون: ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا ربوہ سے اجراء۔

۷ جولائی: جامعۃ المبشرین کو جامعہ احمدیہ میں مدغم کر دیا گیا۔

۲۷ جولائی: مسجد احمدیہ جنجہ (یوگنڈا) کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔

جولائی: فلپائن میں احمدیت کی اشاعت ہوئی۔

۹۔اگست: مسجد احمدیہ کمپالا (یوگنڈا) کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔

۲۸ دسمبر: حضورؓ نے ''وقفِ جدید'' کی تحریک کا اعلان فرمایا۔

دسمبر: تفسیر کبیر سورۃ حج تا سورۃ نور شائع ہوئی۔

دسمبر: جلسہ سالانہ پر ''خلافتِ حقہ اسلامیہ'' کے عنوان سے حضورؓ نے خطاب فرمایا۔

اسی سال تفسیر صغیر شائع ہوئی۔

حضورؓ نے ''ادارۃ المصنفین'' قائم فرمایا۔

۱۹۵۸ء

۲۰ مارچ: تفسیر کبیر سورۃ مریم تا سورۃ طٰہٰ کی اشاعت۔

اگست: حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدارت سنبھالی۔

ستمبر: مسجد نور فرنیکفرٹ کا افتتاح ہوا۔

اسی سال سیرالیون میں مختلف مقامات پر 3 مساجد کی تعمیر ہوئی۔ رومن کیتھولک فرقہ کے نئے سربراہ کو دعوت دینِ حق۔

فضل عمر ہسپتال کا افتتاح ہوا۔

سعودی عرب کے شہزادہ فواد الفیصل اور ہالینڈ کی ولی عہد شہزادی کو ترجمہ قرآن کا تحفہ دیا گیا۔

۱۹۵۹ء

جون: تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین کی فہرست شائع ہوئی۔

نومبر: تفسیر کبیر سورۃ فرقان وشعراء کی اشاعت۔

اسی سال مسجد احمدیہ جنجہ (یوگنڈا) اور مشن ہاؤس کی تعمیر مکمل ہوئی۔

قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت ہوئی۔

انڈینشین زبان میں ترجمہ قرآن کی تکمیل۔

یادگار ربوہ تعمیر ہوئی۔

افریقہ کے نو آزاد ممالک کے ستر راہ نماؤں کو جماعتی لٹریچر کا تحفہ دیا گیا۔

۱۹۶۰ء

حضورؓ نے نگران بورڈ قائم فرمایا۔ صدر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب ایم۔
اے مقرر ہوئے۔
فینٹی زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کا آغاز۔
اکرا (گھانا) میں مشن ہاؤس کی نئی عمارت کی تعمیر۔
رنگون میں مشن ہاؤس اور مسجد کی تعمیر۔
جامعہ نصرت ربوہ میں ڈگری کلاسز کا اجراء ہوا۔
امریکہ کے صدر آئزن ہاور، والی اردون شاہ حسین، صدر آسٹریلیا وزیر اعظم کانگو اور
دیگر اہم شخصیات کو قرآن کریم کا تحفہ دیا گیا۔

۱۹۶۱ء

آئیوری کوسٹ میں احمدیہ مشن کا اجراء۔
ڈینش ترجمہ قرآن کے حصہ اول کی اشاعت۔
کیکمہ اور لوئین زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی تکمیل
جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کا افتتاح۔
شہنشاہ حبشہ، صدر لائبیریا صدر صومالیہ کو ترجمہ قرآن مجید اور جماعتی لٹریچر کا تحفہ دیا گیا۔
نیروبی (کینیا) میں شیخ مبارک احمد صاحب کی طرف سے ڈاکٹر بلی گراہم کو روحانی
مقابلہ کا چیلنج۔
ماریشس مشن کی طرف سے ۱۵ روزہ The Message کا اجراء۔

۱۹۶۲ء

یتامیٰ اور مساکین کے لئے اقامۃ النصرت کا قیام۔

ربوہ میں ریلوے اسٹیشن کی تکمیل۔
مسجد محمود زیورچ کا سنگِ بنیاد از دستِ مبارک حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔
مسجد نور راولپنڈی کی تکمیل۔
مشرقی پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) میں خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع۔
تعلیم الاسلام کالج میں ایم اے عربی کا اجراء۔
نصرت گرلز سکول کی نئی عمارت کی تعمیر۔
خدام الاحمدیہ کے مرکزی ہال ایوان محمود کا سنگِ بنیاد۔
آل پاکستان فضل عمر بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کا آغاز۔
تھائی لینڈ کے بادشاہ اور ملکہ الزبتھ کو ترجمہ قرآن کی پیشکش۔

۱۹۶۳ء

دفتر وقفِ جدید کی عمارت کا سنگِ بنیاد اور تعمیر۔
مینڈے زبان میں ترجمہ قرآن کی اشاعت۔
تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے بشیر ہال کی تعمیر۔
سیرالیون میں اسلامک بک ڈپو کا اجراء۔
صدر مملکت کے ریلیف فنڈ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے چھ ہزار روپیہ کا عطیہ۔
''سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب'' کی ضبطی اور بحالی۔
دی ڈیوک آف ایڈنبرا شاہ کمبوڈیا کو قرآن کریم کا تحفہ۔

۱۹۶۴ء

جزائر فجی میں مشن ہاؤس کی تعمیر۔
قمر الانبیاء فنڈ کا اجراء۔
شمالی بورنیو میں سرکردہ اصحاب کو دعوت حق۔

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کے ۵۰ سال پورے ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضورؓ اظہار تشکر اور دعائیں۔ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدیوں کی طرف سے تجدید عہد۔

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر: حضرت مصلح موعودؓ کا آخری جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

۸ نومبر ۱۹۶۵ء تک

یکم جنوری: مسجد احمدیہ ٹانگانیکا کا سنگِ بنیاد۔

۴ فروری: خلافت ثانیہ کی آخری عیدالفطر مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ نے پڑھائی۔

۲۶، ۲۷، ۲۸ مارچ: خلافتِ ثانیہ کی آخری مجلسِ مشاورت تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں منعقد ہوئی۔

اکتوبر: خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ملکی حالات کی وجہ سے نہ ہو سکا۔ اس کی تمام رقم قومی دفاعی فنڈ میں دے دی گئی۔

ربوہ سے ماہنامہ ''تحریک جدید'' کا اجراء ہوا۔

فری ٹاؤن (سیرالیون) میں مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔

۷، ۸ نومبر: کی درمیانی شب پیش گوئی مصلح موعود کا مظہر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔

وَكَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِيًّا

☆☆☆

صفات الٰہی یا اسمائے حُسنیٰ

ذُو الۡجَلَالِ وَ اَلۡاِکۡرَامِ — جلال والا اور اکرام والا			
اَلۡمُقۡسِطُ	انصاف کرنے والا	اَلۡجَامِعُ	اکٹھا کرنے والا
اَلۡغَنِیُّ	بے پرواہ	اَلۡمُغۡنِیُّ	بے پرواہ کرنے والا
اَلۡمَانِعُ	روکنے والا	اَلضَّارُ	نقصان پہنچانے والا
اَلنَّافِعُ	نفع پہنچانے والا	اَلنُّوۡرُ	روشن کرنے والا
اَلۡهَادِیُّ	ہدایت کرنے والا	اَلۡبَدِیۡعُ	پیدائش کا آغاز کرنے والا
اَلۡبَاقِیُّ	باقی رہنے والا	اَلۡوَارِثُ	سب کا وارث
اَلرَّشِیۡدُ	نیک راہ پر چلانے والا	اَلصَّبُوۡرُ	صبر کرنے والا

عربی قصیدہ

56- ھَا اِنْ تَظُنُّبْتَ ابْنَ مَرْیَمَ عَائِشًا
فَعَلَیْکَ اِثْبَاتًا مِنَ الْبُرْھَانِ

دیکھ! اگر تو بھی ابن مریم کو زندہ گمان کرتا ہے۔ تو دلیل سے ثابت کرنا تجھ پر لازم ہے۔

57- اَفَاَنْتَ لَاقَیْتَ الْمَسِیْحَ بِیَقْظَۃٍ
اَوْ جَاءَکَ الْاَنْبَاءُ مِنْ یَقْظَانِ

کیا تو مسیح سے بیداری میں مل چکا ہے یا کسی جیتے جاگتے سے تمہیں ایسی خبریں ملی ہیں۔

58- اُنْظُرْ اِلَی الْقُرْاٰنِ کَیْفَ یُبَیِّنُ
اَفَاَنْتَ تُعْرِضُ عَنْ ھُدی الرَّحْمٰنِ

قرآن کو دیکھ کہ وہ کیسے واضح طور پر بیان کرتا ہے۔ کیا خدا رحمان کی ہدایت سے منہ پھیرتا ہے؟

59- فَاعْلَمْ بِاَنَّ الْعَیْشَ لَیْسَ بِثَابِتٍ
بَلْ مَاتَ عِیْسٰی مِثْلَ عَبْدٍ فَانِ

جان لے کہ زندگی تو ثابت نہیں بلکہ عیسیٰ ایک فانی بندہ کی طرح وفات پا چکے ہیں۔

60- وَنَبِیُّنَا حَیٌّ وَّ اِنِّی شَاھِدٌ
وَقَدِ اقْتَطَفْتُ قَطَائِفَ اللُّقْیَانِ

اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور بے شک میں گواہ ہوں اور میں نے آپ کی ملاقات کے ثمرات حاصل کیے ہیں۔

61- وَرَاَیْتُ فِیْ رَیْعَانِ عُمْرِیْ وَجْھَہٗ
ثُمَّ النَّبِیُّ بِیَقْظَتِیْ لَاقَانِیْ

میں نے تو (اپنے) عنفوان شباب میں ہی آپ کا چہرہ مبارک دیکھا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری بیداری میں بھی مجھے ملے ہیں۔

62- اِنِّیْ لَقَدْ اُحْیِیْتُ مِنْ اِحْیَائِہٖ
وَاھًا لِاِعْجَازٍ فَمَا اَحْیَانِیْ

بے شک میں آپ کے زندہ کرنے سے ہی زندہ ہوا ہوں۔ سبحان اللہ! کیا اعجاز ہے اور مجھے کیا خوب زندہ کیا ہے!

63- یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَ بَعْثٍ ثَانِ

اے میرے رب! اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ۔ اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔

64- یَاسَیِّدِیْ قَدْ جِئْتُ بَابَکَ لَاھِفًا
وَالْقَوْمُ بِالْاِ کْفَارِ قَدْ اٰذَانِیْ

اے میرے آقا! میں تیرے دروازے پر مظلوم و مضطر فریادی کی حالت میں آیا ہوں جبکہ قوم نے (مجھے) کافر کہہ کہ ایذا دی ہے۔

65- یَفْرِیْ سِھَامُکَ قَلْبَ کُلِّ مُحَارِبٍ
وَیَشُجُّ عَذْمُکَ ھَامَۃَ الثُّعْبَان

تیرے تیر ہر جنگجو کے دل کو چھید دیتے ہیں اور تیرا عزم اژدھا کے سر کو کچل ڈالتا ہے۔

66- لِلّٰہِ دَرُّکَ یَا اِمَامَ الْعَالَم
اَنْتَ السَّبُوْقُ وَ سَیِّدُ الشُّجْعَانِ

آفرین تجھ پر اے دنیا کے امام! تو سب پر سبقت لے گیا ہے اور بہادروں کا

سردار ہے۔

67- اُنْظُرْ اِلَیَّ بِرَحْمَۃٍ وَّ تَحَنُّنٍ
یَا سَیِّدِیْ اَنَا اَحْقَرُ الْغِلْمَانِ

تو مجھ پر رحمت اور شفقت کی نظر کر۔ اے میرے آقا! میں ایک حقیر ترین غلام ہوں۔

68- یَا حِبِّ اِنَّکَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّۃً
فِیْ مُھْجَتِیْ وَ مَدَارِکِیْ وَ جَنَانِیْ

اے میرے آقا! تو از راہ محبت میری جان میرے حواس اور میرے دل میں داخل ہو گیا ہے۔

69- مِنْ ذِکْرِ وَجْھِکَ یَا حَدِیْقَۃَ بَھْجَتِیْ
لَمْ اَخْلُ فِیْ لَحْظٍ وَّ لَا فِیْ اٰنِ

اے میری خوشی کے باغ! تیرے چہرے کی یاد سے میں ایک لحظہ اور آن کے لئے بھی خالی نہیں رہا۔

70- جِسْمِیْ یَطِیْرُ اِلَیْکَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا
یَا لَیْتَ کَانَتْ قُوَّۃُ الطَّیَرَانِ

میرا جسم تو شوقِ غالب سے تیری طرف اڑنا چاہتا ہے۔ اے کاش! مجھ میں اڑنے کی طاقت ہوتی۔

☆☆☆

وفات مسیح علیہ السّلام

☆ وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ۔ (مائدہ:۱۱۸)

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے) جب تک میں ان میں موجود رہا۔ مَیں ان کا نگران رہا۔ مگر اے خدا! جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی ان پر نگران تھا (مَیں نہ تھا)

☆ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ۔

(آل عمران:۱۴۵)

محمد ﷺ صرف ایک رسول ہیں۔ آپ ﷺ سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔

☆ اِنَّ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ عَاشَ مِائَۃً وَّعِشْرِیْنَ سَنَۃً۔

(طبرانی ومستدرک حاکم۔ کنز العمال صفحہ ۱۲۰ جلد ۶)

یقیناً عیسیٰ ابن مریم ایک سو بیس سال زندہ رہے۔

☆ لَوْ کَانَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی حَیَّیْنِ لَمَا وَسِعَھُمَا اِلَّا اتِّبَاعِیْ۔

(تفسیر ابن کثیر حاشیہ تفسیر فتح البیان صفحہ ۲۴۶ جلد ۲)

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ دونوں زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا۔

ابنِ مریم مر گیا حق کی قسم
داخلِ جنت ہوا وہ محترم
وہ نہیں باہر رہا اموات سے
ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے

(دُرِّثمین اُردو)

حقیقتِ ختم نبوت

☆ مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔

(الاحزاب:۴۱)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں۔لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین (یعنی نبیوں کی مُہر) ہیں۔

☆ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔

(النِّساء:۷۰)

اور جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرینگے وہ ان لوگوں میں شامل ہونگے جن پر اللہ نے انعام نازل کیا ہے' یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین میں اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔

☆ اَبُوْبَکْرٍ اَفْضَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَبِيٌّ۔

(کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق)

ابوبکرؓ اس امت میں افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی (اُمّت میں) پیدا ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

☆ قُوْلُوْا اِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ۔ (تکملہ مجمع البحار)

اے لوگو! یہ تو کہو کہ آپ ﷺ خاتم النّبیّین تھے۔مگر یہ نہ کہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

☆ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔

(حقیقۃ الوحی)

فارسی کلام

(انتخاب از منظوم فارسی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است

خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

میری جان اور دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہے۔میری خاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے کوچے پر نثار ہے۔

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم

یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمدؐ است

یہ جاری چشمہ جو میں لوگوں کو پلا رہا ہوں۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کے سمندر کا ایک قطرہ ہے۔

ایں آتشم ز آتشِ مہر محمدیؐ است

ویں آب من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

یہ میری آگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی آگ سے روشن شدہ ہے اور یہ میرا پانی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے مصفّٰی پانی سے حاصل شدہ ہے۔

عجب نوریست درجان محمدؐ

عجب لعلیست درکان محمدؐ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان میں عجیب نور ہے۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کان میں عجیب لعل ہے۔

زظلمت ہا دلے آنگہ شود صاف

کہ گردد از محبان محمدؐ

تاریکیوں سے دل اس وقت صاف ہوتا ہے جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں میں

سے ہو جائے۔

عجب دارم دل آں ناکساں را
کہ رو تابند از خوانِ محمدؐ

مجھے ان کمینوں اور نالائقوں کے دل کی حالت پر تعجب آتا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خواں سے منہ پھیرتے تھے۔

ندانم ہیچ نفسے در دو عالم
کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ

مجھے دونوں جہان میں ایسا انساں کوئی نظر نہیں آتا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سی شان و شوکت رکھتا ہو۔

خدا زاں سینہ بیزار ست صد بار
کہ ہست از کینہ داران محمدؐ

خدا تعالیٰ اس آدمی سے بالکل بیزار ہے جو اپنے دل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کینہ رکھتا ہے۔

☆☆☆

بدر گاہِ ذی شانِ خیرالانامؐ شفیعُ الوریٰ مرجعِ خاص و عام
بصد عجز و منّت، بصد اِحترام یہ کرتا ہے عرض آپ کا اک غلام
کہ اے شاہِ کونین عالی مقام
علیکَ الصلوٰۃُ علیکَ السلام

حسینانِ عالَم ہوئے شرمگیں جو دیکھا وہ حسن اور وہ نورِ جبیں
پھر اس پر وہ اَخلاق اکمل تریں کہ دشمن بھی کہنے لگے آفریں
زہے خُلقِ کامل زَہے حُسنِ تام
علیکَ الصلوٰۃُ علیکَ السلام

خلائق کے دل تھے یقیں سے تہی بتوں نے تھی حق کی جگہ گھیر لی
ضلالت تھی دنیا پہ وہ چھا رہی کہ توحید ڈھونڈے سے ملتی نہ تھی
ہوا آپ کے دم سے اس کا قیام
علیکَ الصلوٰۃُ علیکَ السلام

محبت سے گھائل کیا آپؐ نے دلائل سے قائل کیا آپؐ نے
جہالت کو زائل کیا آپؐ نے شریعت کو کامل کیا آپؐ نے
بیاں کر دیئے سب حلال اور حرام
علیکَ الصلوٰۃُ علیکَ السلام

نبوت کے تھے جس قدر بھی کمال وہ سب جمع ہیں آپ میں لامحال
صفاتِ جمال اور صفاتِ جلال ہر اک رنگ ہے بس عدیم المثال
لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیکَ الصلوٰۃُ علیکَ السلام

(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ صاحب)

آج کی رات

(ربوہ میں ۲۷ رمضان المبارک کی رات کے روح آفریں مناظر سے متاثر ہو کر)

ذکر سے بھر گئی ربوہ کی زمین آج کی رات
اتر آیا ہے خداوند یہیں آج کی رات

جسے جنت کے ملا کرتے تھے طعنے وہ شہر
بن گیا واقعۃً خلدِ بریں آج کی رات

وا درِگریہ' کشادیدہ و دل' لب آزاد
کس مزے میں ہیں تیرے خاک نشین آج کی رات

کوچے کوچے میں بپا شور "متیٰ نصراللہ"
لاجَرم نصرت باری ہے قریں آج کی رات

جانے کس فکر میں غلطاں ہے مرا کافر گر
ادھر اک بار جو آ نکلے کہیں آج کی رات

غیرمسلم کسے کہتے ہیں اسے دکھلائے
ایک اک ساکن ربوہ کی جبیں آج کی رات

کافرو ملحدو دجال بلا سے ہوں مگر
تیرے عشاق کوئی ہیں تو ہمیں آج کی رات

آنکھ اپنی ہی تیرے عشق میں ٹپکاتی ہے
وہ لہو جس کا کوئی مول نہیں آج کی رات

دیکھ اس درجہ غم ہجر میں روتے روتے
مر نہ جائیں تیرے دیوانے کہیں آج کی رات

جن پہ گزری ہے وہی جانتے ہیں غیروں کو
کیسے بتلائیں کہ تھی کتنی حسیں آج کی رات

(حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب)

مَردِ حق کی دعا

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو! آفتِ ظلمت و جور ٹل جائے گی
آہِ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا رُخ پلٹ جائے گا' رُت بدل جائے گی

تم دعائیں کرو یہ دعا ہی تو تھی' جس نے توڑا تھا سَر کبرِ نمرود کا
ہے اَزل سے یہ تقدیرِ نمرودیت' آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی

یہ دعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا' ساحروں کے مقابل بنا اژدھا
آج بھی دیکھنا مَردِ حق کی دعا' سحر کی ناگنوں کو نِگل جائے گی

خُوں شہیدانِ اُمت کا اَے کم نظر' رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے' پھول پھل لائے گی پھُول پھَل جائے گی

ہے ترے پاس کیا گالیوں کے سوا' ساتھ میرے ہے تائیدِ ربّ الورٰی
کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغِ دعا' آج بھی اِذن ہو گا تو چل جائے گی

دیر اگر ہو تو اندھیر اہر گز نہیں' قولِ اُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْن
سنت اللہ ہے لاجرم بالیقین' بات ایسی نہیں کہ بدل جائے گی

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا' پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا
تیری آواز اَے دشمنِ بدنوا' دو قدم دور دو تین پَل جائے گی

عصرِ بیمار کا ہے مرض لادَوا' کوئی چارہ نہیں اَب دعا کے سوا
اے غلامِ مسیح الزّماں ہاتھ اُٹھا' مَوت بھی آ گئی ہو تو ٹل جائے

سکول اور پڑھائی کے آداب

☆ سکول وقت پر پہنچیں۔ گھر سے روانہ ہوتے ہوئے یہ اندازہ کرلیں کہ راستہ میں جو وقت صرف ہوگا اس سے آپ لیٹ نہیں ہوں گے۔

☆ پڑھتے وقت اپنی کتاب کو ایک فٹ سے زیادہ آنکھوں کے قریب نہ لائیں۔

☆ لیٹے ہوئے اور زیادہ جُھک کر لکھنے اور پڑھنے سے گریز کریں۔ اسی طرح ہل ہل کر مت پڑھیں۔

☆ پین، پنسل یا پیسے وغیرہ منہ میں ڈالنے کی عادت نہیں ہونی چاہیئے۔

☆ اگر مطالعہ کے بعد اکثر سر درد ہو جاتا ہو یا بلیک بورڈ پر لکھا ہوا نظر نہ آتا ہو تو آنکھوں کے ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔

☆ راہ چلتے اخبار یا کتاب نہ پڑھیں۔

☆ سلیٹ پر لکھے ہوئے کو تھوک سے مٹانے کی بجائے گیلے کپڑے یا پانی کے ذریعہ مٹائیں۔

☆ لکھتے ہوئے قلم جھٹک کر ارد گرد کی چیزوں پر دھبے نہ ڈالیں۔

☆ سکول میں اپنے ساتھیوں سے بلا وجہ بحث کرنے اور گالی گلوچ سے پرہیز کریں۔

☆ پڑھائی میں محنت ضرور کریں مگر محض کتابوں کا کیڑا بن کر نہ رہ جائیں غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیں۔

☆ استاد کا پوری طرح ادب واحترام کریں۔

☆ مطالعہ کے وقت عموماً بات چیت سے پرہیز کریں۔

☆ یہ یاد رکھیں کہ اخبارات وعلمی رسائل آپ کے علم میں وسعت کا باعث بنتے ہیں انہیں ضرور زیر مطالعہ رکھیں۔

☆ کسی کی کتابیں، خطوط اور کاغذات اس کی اجازت کے بغیر مت پڑھیں۔

☆ ایک نوٹ بک اپنے پاس رکھیں جس میں کار آمد اور مفید باتیں لکھ لیا کریں۔

☆ اپنی کلاس میں یا کسی بھی جگہ لیکچر اور خطاب خاموشی اور توجہ سے سنیں۔

☆ تحریر صاف اور خوش خط لکھنے کی کوشش کریں تا کہ صاف پڑھی جاسکے اور سیدھی سطریں لکھیں۔

☆ کتابوں اور کاپیوں کو بے جا لکیروں اور دھبوں سے خراب مت کریں۔

☆ والدین کو چاہیے کہ اگر ہو سکے تو اپنے ہر ایک بچے کو کتابیں اور کھلونے وغیرہ رکھنے کے لئے ایک الماری یا بکس وغیرہ دیں۔ اور کبھی کبھی جائزہ لیتے رہیں کہ اس میں کوئی نامناسب یا چوری کی چیز تو نہیں۔

☆ امتحان میں نقل کبھی نہ کریں۔ یہ چوری اور دھوکہ ہے۔

☆ جس بات کا علم نہ ہو اسے استاد سے یا کسی سے پوچھنے میں مت جھجکیں۔

☆ اپنے سکول سے بلا اشد مجبوری کے غیر حاضر نہ رہیں۔ اور غیر حاضر ہونے کی صورت میں رخصت لیں۔

☆ اگر آپ کے شہر میں لائبریری ہے تو آپ کو اس کا ممبر بننا چاہیے۔

☆ اگر کوئی سکول کا کام گھر آ کر نہ کرے تو وہ کم درجے کا طالبعلم ہے۔

☆ اگر کوئی صرف سکول کا کام گھر پر آ کر نہ کرے تو وہ متوسط درجے کا طالبعلم ہے۔

☆ اگر کوئی سکول کا کام گھر پر کرنے کے علاوہ زائد مطالعہ بھی کرتا ہے تو وہ لائق طالبعلم ہے۔

☆ اپنی کتابیں چھوٹے بچوں کے ہاتھ میں نہ دیں اور اگر وہ ضد کریں تو ان کے لئے ان کی ضروریات کے مطابق تصویری کتب وغیرہ ان کو تھما دیا کریں۔

☆ اپنی دوستی لائق اور اخلاق والے بچوں سے رکھیں۔

☆ پڑھتے اور لکھتے وقت روشنی آپ کے بائیں طرف ہو اور آپ کی آنکھوں کی بجائے کتاب پر پڑے تو مفید ہے۔

☆ امتحان کی تیاری کے لئے اپنے اساتذہ اور دیگر صاحبِ تجربہ لوگوں کی راہنمائی سے مناسب لائحہ عمل طے کریں۔

☆ اپنے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ضرور دعائیہ خط لکھیں اور انہیں نتیجہ کی اطلاع بھی دیں۔

☆ کلاس روم میں داخل ہوتے ہوئے السلام علیکم کہیں۔

☆ ہمیشہ یونیفارم پہن کر سکول جائیں اور یونیفارم صاف ستھرا رکھیں۔

☆ سکول اور کلاس روم کی صفائی اور خوبصورتی قائم رکھنے میں تعاون کریں آپ صفائی اور خوبصورتی خراب کرنے والے نہ ہوں۔

☆☆☆

قرآنی دعائیں

1-رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَامِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ o (سورۃ آل عمران:۹)

ترجمہ:۔اے ہمارے رب! تو ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت (کے سامان) عطا کر۔ یقیناً تو بہت ہی عطا کرنے والا ہے۔

2-رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ o (سورۃ البقرہ:۲۵۱)

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب! ہم پر قوتِ برداشت نازل کر اور (میدان جنگ میں) ہمارے قدم جمائے رکھ اور (ان) کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔

3-رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ o (سورۃ الاعراف:۱۲۷)

ترجمہ:۔اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہم کو مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

ادعیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

1-اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ ظُلْمًا كَثِيْرًا' وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ'

اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا، اور تیرے سوا کوئی نہیں جو گناہوں کو بخشے۔

فَاغْفِرْلِىْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ' وَارْحَمْنِىْ' اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

پس تو مجھے اپنے حضور سے خاص بخشش عطا فرما۔ اور مجھ پر رحم کر۔ بے شک تو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

سونے کی دعا

2-اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ اَحْیٰ (بخاری)

ترجمہ: اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں اور تیرے نام سے ہی زندہ ہوتا ہوں۔

نیند سے بیدار ہونے کی دعا

3-اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَرَدَّعَلَیَّ رُوْحِیْ وَ اَذِنَ لِیْ بِذِکْرِہٖ۔ (ترمذی)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے میرے جسم کو صحت وعافیت بخشی اور میری روح واپس لوٹا دی اور مجھے اپنا ذکر کرنے کی توفیق دی۔

ادعیۃ المھدی

1-رَبَّنَا اِنَّا جِئْنَاکَ مَظْلُوْمِیْنَ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد۲۲ صفحہ۶۲۱)

ترجمہ:۔اے ہمارے رب ہم تیرے پاس مظلوم ہونے کی حالت میں آئے ہیں پس ہمارے اور ظالم قوم کے درمیان امتیاز اور فرق ظاہر فرما دے۔آمین

2-رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔

(تذکرۃ صفحہ 442‘443)

ترجمہ:۔اے میرے رب ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔اے میرے رب مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

(اور میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ کلمات ہیں کہ جو اسے

پڑھے گا ہر ایک آفت سے نجات ہوگی)

3-رَبِّ اَعْطِنِیْ مِنْ لَّدُنْکَ اَنْصَارًا فِیْ دِیْنِکَ وَ اَذْھِبْ عَنِّیْ حُزْنِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ

(مکتوب احمدیہ جلد5 صفحہ 34)

ترجمہ:۔اے میرے رب مجھے اپنے حضور سے اپنے دین کے لئے معاون مدد گار عطا کر اور میرے غم کو دُور کر دے اور میرے سارے کام درست فرما دے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

☆☆☆

مشکل الفاظ کے معانی

المُھَیمِنُ	اللہ تعالیٰ کی صفت۔نگران
مشئُونُہٗ	اس کی عظیم الشان حالت
لَمَعَتْ	روشن ہوگئی
شَغَفًا	محبت
اَخْدَان	دوست
زُمْرَۃٌ	گروہ
سُجُحٌ	خوش خلق،خوش مزاج
خِلُّ التّقٰی	متقیوں کا دوست
بَاذِلٌ	سخی
طَوَائِف	گروہ
جَنَان	دل
فَاقَ	فوقیت لے گیا
خَیرُالوَریٰ	مخلوق میں سب سے بہتر
نُخبَۃٌ	منتخب،چنیدہ
اعیان	سردار
مَزِیَّۃٍ	فضیلتیں
سُدَّۃٌ	دربار،دہلیز
رِدَافَۃٌ	پیچھے سوار،نائب
یُبَاھی	فخر کرتا ہے،ناز کرتا ہے
عَسکَرٌ	لشکر
الطَّلُّ	ہلکی بارش
اَلوَابِلُ	تیز بارش
التَّھتَانُ	تیز بارش
بَطَلٌ	پہلوان

سِھَامٌ	تیر
مُوبِقُ	ہلاک کرنے والا
اَثْمَارُہٗ	اس کے پھل
قُطُوفُہٗ	اس کے (پھلوں کے) خوشے
الدُرّ	موتی
اللَّمَعَانُ	چمک
مُطرِقًا	سر جھکائے ہوئے
ہمسر	برابر شریک
فانی	فنا ہونے والا
نگہبان	حفاظت کرنے والا
حمد	تعریف
اَتَم	کامل
آفات	مصائب،مشکلات
پُر زِنُور	نُور سے بھری ہوئی
الفت	محبت
رفاقت کرنا	ساتھ دینا
کٹھن بلا	سخت آزمائش
فرقت	جدائی
نسبتِ تلمذ	کسی کا شاگرد ہونا
جلائیں گے	زندہ کریں گے
خضرِ رہ	مرادرہنما
طریقِ محمدی	آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رستہ
ضلال	گمراہی
ظفر	کامیابی
دوشِ مُسلم	مسلمان کا کندھا

نصیب نسواں	عورتوں کا حصہ یا صفت
جفاکش	سخت محنتی
گل اندام	پھول کی طرح نازک
گام	قدم
مُحِبَّانِ محمد	آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والا
معاند	دشمن
عُظمٰی	عظیم بڑی
گفتنی	کہی ہوئی
کردنی	عملی طور پر کر کے دکھانا
عمامہ	پگڑی
عَلَم	جھنڈا
عائِشاً	زندہ
اَلْبُرْھانُ	دلیل
یَقْظَۃِ	بیداری
اَلْعَیشُ	زندگی
قَطائف	پھل
اللُّقْیَان	ملاقات
رَیْعَان عُمْرِی	میری جوانی کا آغاز، عنفوان شباب
وَاھًا	واہ! کیا خوب
لَاھِفًا	مظلوم و بے بس ہونے کی حالت
اٰذَانِی	مجھے تکلیف دی ہے
یَفْرِی	چھید دیتا ہے۔ چیر دیتا ہے
مُحَارِب	جنگجو، جنگ کرنے والا
یَشُجُّ	کچل دیتا ہے
ھَامَۃٌ	کھوپڑی

الثُّعْبَانُ	اژدھا۔ بڑا سانپ
الشُّجْعَانُ	بہادر لوگ
تَحَنُّن	شفقت
مُھْجَتی	میری جان، خون دل
مَدَارِکِیْ	میرے حواس
بَھْجَۃٌ	حُسن، تروتازگی
یَطِیْرُ	اُڑتا ہے
قُوَّۃُ الطَّیَرَانِ	اُڑنے کی طاقت
جمال	خوبصورتی، حُسن
بحر	سمندر
آتشم	میری آگ
مہر	محبت
آب	پانی
ندانم	میں نہیں جانتا
دارد	رکھتا ہے
ذی شان	شان و شوکت والا
خیرالانام	مخلوق میں سب سے بہتر
خیرالوریٰ	مخلوق میں سب سے بہتر
مرجع	لوٹنے کی جگہ
نورِ جبیں	پیشانی کا نور
تہی	خالی
زائل کرنا	دور کرنا۔ ختم کرنا
عدیم المثال	جس کی مثال نہ ملتی ہو
خلدِ بریں	جنّت
مَتٰی نَصْرُاللّٰہِ	اللہ کی مدد کب آئے گی

قریں	قریب
کافرگر	کافر بنانے والا
ساکن	رہنے والا،مکین
غمِ ہجر	جدائی کا غم
کِبرِ نمرُود	نمرود کا تکبر
اَزَل سے	ہمیشہ سے
ساحِر	جادوگر
سحر	جادو
رائیگاں جانا	ضائع ہو جانا
تیغِ دعا	دعا کی تلوار
اِذن	اجازت
شَش	چھ
جہت	سمت،طرف
عصر	زمانہ